سلسلۂ مطبوعات ادارہ (41)
مکتوبات شیخ
جلد سوم
اس جلد میں وہ تمام مکاتیب جمع کر دیئے گئے
جن میں حضرت شیخ زادمجدہٗ نے جماعت اسلامی اور
اسکے امیر سید ابوالاعلیٰ مودودی کے متعلق اپنے خیالات کا
اظہار فرمایا ہے
جمع و ترتیب ـــــــ محمد شاہد سہارنپوری
ناشر
کتب خانہ اشاعت العلوم محلہ حکیمان و مفتیان سہارنپور

مکتوباتِ شیخ

جلد سوم

اس جلد میں وہ تمام مکاتیب جمع کردیئے گئے جن میں
حضرت شیخ زاد مجدہٗ نے "جماعت اسلامی" اور اسکے امیر
سید ابوالاعلیٰ مودودی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے

جمع و ترتیب

محمد شاہد سہارنپوری

ناشر

کتب خانہ اشاعت العلوم، محلہ مفتی سہارنپور

سلسلہ مطبوعات ادارہ ۱۴

نام کتاب ——— مکتوبات شیخ جلد سوم

ترتیب ——— محمد شاہد سہارنپوری

سنہ ترتیب وطباعت ——— ۱۳۹۵ھ ۱۹۷۵ء

کتابت ——— محمد اسلام انجم کاندھلوی

مطبوعہ ——— آزاد پریس دیوبند

بار اوّل ——— ایک ہزار

ناشر

کتب خانہ اشاعۃ العلوم محلہ مفتی سہارنپور، یو، پی

ابتدائیہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

پیش نظر کتاب حضرت شیخ زادمجدہ کے صحائف پر مشتمل تیسرا مجموعہ ہے۔ پہلی دو جلدیں مختلف اور متفرق انواع کے خطوط پر مشتمل تھیں۔ لیکن اس تیسری جلد میں وہ تمام مکاتیب جمع کیے جارہے ہیں جن کا تعلق جماعت اسلامی اور اس کے بانی سید ابوالاعلیٰ مودودی سے ہے۔

ان خطوط سے قارئین ایک مرتبہ پھر اچھی طرح اندازہ کرلیں گے کہ اکابر دیوبند، حضرت شیخ زادمجدہ اور علمائے مظاہر جماعت اسلامی کے سلسلہ میں کیا نظریہ رکھتے ہیں۔ اور مودودی صاحب کی تالیفات اور تحقیقات میں وہ کونسی بنیادی کمزوری اور نقص ہے جس کی بناء پر یہ تمام حضرات ان کو مضر نقصان دہ اور عامی حضرات کیلئے غیر نافع سمجھتے ہیں۔

جماعت اسلامی کے سلسلہ میں حضرت شیخ کی آخری اور حتمی رائے معلوم کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ان کے خطوط پر تحریر کردہ تاریخیں ذہن میں رہیں۔ کیونکہ یہ خطوط مختلف دور میں لکھے گئے۔ ایک دور وہ ہے جسمیں مودودی صاحب اتنے کھل کر سامنے نہیں آئے تھے۔ اور ان کی تحریرات میں تجدد، اور ذہنی آزادی کی دعوت ملتی

تو تھی لیکن بڑے مبہم اور غیر محسوس الفاظ میں ملتی تھی۔ اس بنا پر اس وقت علماء اور مفتیان کرام بھی ان کے بارے میں نرم اور ہلکا رویہ رکھتے تھے۔ مکتوب ۲۷ تقریباً اسی دور کا ہے۔

اسکے بعد جس قدر آزادی مودودی صاحب کے قلم میں آتی گئی۔ اسی قدر حضرت شیخ زاد مجدہٗ تنقید اور پابندی اور اپنے مسلک و مشرب کی حفاظت میں سخت ہوتے گئے۔ چنانچہ بعد کے خطوط سے اس چیز کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ اسلئے آخری رائے معلوم کرنے کیلئے آخری فیصلہ ہی معتبر اور قطعی ہے۔ جو حضرات جماعت اسلامی اور اسکے امیر سید ابوالاعلیٰ مودودی کے متعلق حضرت شیخ زاد مجدہٗ کی مزید تفصیلی رائے معلوم کرنیکے خواہشمند ہوں وہ آں مخدوم کی تالیف "فتنۂ مودودیت" کا مطالعہ کرلیں۔ یہ کتاب ابھی حال ہی میں کتب خانہ اشاعت العلوم محلہ مفتی سہارنپور کی جانب سے طبع ہوئی ہے۔

اخفار کے پیش نظر بہت سے مقامات پر نام کی تصریح کے بجائے نقطے لگا دیئے گئے ہیں۔ صرف ان ہی اسمار کو باقی رکھا گیا ہے جو غیر معروف اور غیر مشہور ہیں۔ یا پھر یہ کہ ان کے ذکر کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں ہوئی یہ چیز چونکہ حضرت شیخ زاد مجدہٗ کی طبیعت اور منشا رمبارک کے عین مطابق تھی۔ اسلئے یوں بھی اسکا اہتمام ضروری تھا۔"

محمد شاہد غفرلہٗ۔ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوباتِ شیخ

جلد سوم

(۱)

جناب سامی القدر استاذنا المکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، طالب عافیت بحمد اللہ بخیر ہے۔ دو تین یوم گذرے کہ بعض احباب کی زبانی معلوم ہوا کہ جناب مکرم نے جماعت اسلامی کی رکنیت قبول فرمائی ہے! یہ خبر یہاں کے اسلام پسند حلقوں میں مسرت کے ساتھ سنی گئی۔ اگر ناگوار خاطر نہ ہو تو اس شمولیت کے پس منظر سے مختصراً آگاہ فرمادیں۔ تاکہ ہم جیسے نیازمندوں کے لئے وہ باعث تقویت ہو۔ فقط۔

جواب عنایت فرمایم سلمہٗ۔ بعد سلام مسنون۔ بندہ کی مودودی جماعت میں شرکت کی خبر غلط ہے۔ بندہ ان کی کتب کو عام دینداروں کیلئے مضر سمجھتا ہے۔ اس سے ائمہ حدیث وفقہ وتصوف

بلکہ صحابہ کرام بلکہ کتب حدیث سے بھی اعتماد کم ہو جاتا ہے۔ آپ اس ناکارہ کے متعلق اس غلط خبر کی پُرزور تردید کر دیں۔ یہاں مفتی سعید احمد صاحب مفتی مہدی حسن صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب، مولانا اعزاز علی صاحب، حضرت اقدس مدنی زادمجدہٗ، مفتی صاحب خانقاہ اشرفیہ تھانہ بھون نے اس کی تردید میں فتاویٰ تحریر فرمائے ہیں۔"

محمد زکریا ۲۵ر شعبان ۱۳۷۷ھ

(۴)

مکرمی محترمی، قبلہ مولانا زکریا صاحب۔

بعد آداب و تسلیمات کے گذارش ہے کہ میرا کالج کا آخری سال ہے اور بی۔ کام کا امتحان ۲۰ر اکتوبر کو دے رہا ہوں۔ میرے ساتھ ایک حادثہ یہ پیش آیا کہ میں جماعت اسلامی کے چنگل میں پھنس گیا تھا۔ ہمارے استاذ جن سے میں نے قرآن شریف اور اسلام کی تعلیم سیکھی ہے میں ان سے ہمیشہ ملا کرتا ہوں وہ بہت پرہیزگار ہیں۔ مگر اس مرتبہ اتنا تغیر پایا کہ وہ عامر عثمانی کے شیدائی بنے ہوئے ہیں۔ اور تجلی کے خاص نمبر کی بناء پر ان کے خیالات بھی بدل گئے ہیں۔ اور ان کی صحبت سے مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔ مگر بڑودہ آنے پر خدا کے فضل سے اس چنگل سے بچ گیا۔

آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے ہدایت دے اور شریعت محمدیہ کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔" فقط"

جواب عنایت فرمائیم سلمہٗ۔ بعد سلام مسنون۔ یہ ناکارہ امتحان میں بہتر مین کامیابی کی دعا کرتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ہم سب مودودی جماعت کے خلاف ہیں۔ ہمارا وہی مسلک رہا ہے جو حضرت مدنی قدس سرہٗ کا تھا۔ تعجب ہے کہ تجلی جیسے بدزبان رسالہ سے بھی کوئی اسکا معتقد ہو سکتا ہے۔ مجھے تو یہ روایات پہنچتی ہیں کہ اس رسالہ کی بدزبانی سے خود اس جماعت کے لوگ بددل ہیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے ہم سب کو راہ مستقیم پر چلائے اور اکابر واسلاف کی قدردانی اور ان کے اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔"

محمد زکریا۔ ۵ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ"

(۱۲)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مزاج گرامی۔

حضرت والا! جماعت اسلامی کے تعلق کی بنا پر آپ نے مجھے مدرسہ سے الگ کر دیا تھا۔ کیونکہ آپ کے نقطۂ نظر سے وہ کچھ مضرت رساں تحریک ہے۔ بہرحال میں آپ کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔ لیکن یہ تصور پگھلائے دیتا ہے کہ آپ حضرات کی جدائگی سے میں علم حدیث سے محروم رہا جا رہا ہوں۔ کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دینگے کہ آئندہ سال میں آپ کی تربیت میں آکر دورۂ حدیث میں شریک ہو جاؤں۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ حدود مدرسہ میں کسی جماعتی سرگرمی کا مظاہرہ نہ کرونگا۔

جواب عنایت فرمائم اصلح اللہ بالی و بالکم۔ بعد سلام مسنون۔
عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کو معلوم ہے کہ مدرسہ[1] مولانا........
رحمۃ اللہ علیہ کو باوجود مدرسہ کی ضرورت کے اور ان کے قدیمی خصوصی تعلقات کے علیٰحدہ کرنے پر مجبور ہو گیا۔ جن کی علیٰحدگی کا مجھے خصوصیت سے بہت قلق ہے۔ ایسی حالت میں آپ کیلئے کس طرح کوئی وعدہ کر سکتا ہوں۔
یہ بات کہ مظاہر میں عدم داخلہ پر آپ حدیث پاک سے محروم رہ جائیں گے سمجھ سے باہر ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہند میں حدیث پاک کے بہتر سے بہتر مدارس موجود ہیں! فقط والسلام۔
محمد زکریا ۵ صفر ۱۳۷۳ھ

(۴)

مخدومی و مطاعی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
ماہنامہ........ کے حالیہ ماہنامہ کے نظریات نظر اقدس سے گذرے ہونگے۔ حیرت اور انتہائی حیرت ہے۔ یہ رسالہ جمعیۃ علماء ہند کا ترجمان سمجھا جاتا ہے۔ مودودیت کی اسمیں نہ صرف حمایت ہے بلکہ بہترین انداز میں ان کے مسلک کا ایک اچھا مجمل متعین کر دیا گیا۔

---

[1] یہ مولانا گنگوہ کے رہنے والے تھے۔ مظاہر علوم کے قدیمی مدرسین میں سے اور اونچے مدرسین میں سے تھے۔ آخر میں جماعت اسلامی میں شریک ہو گئے اور غلو کی حد تک اسکے ساتھ اپنا رشتہ قائم فرمالیا۔ اپنے مسلک اور مظاہر علوم کے تحفظ کی خاطر ۶ رمضان ۱۳۷۳ھ کو سبکدوش کئے گئے۔

جی میں تو آرہا ہے کہ اس مقالہ پر مفتی عتیق الرحمٰن کو لکھوں مگر پھر خیال آتا ہے کہ علی میاں کو تو ناراض کر چکا ہوں۔ آئندہ اس اقدام پر پتہ نہیں کون کون ناراض ہوں گے۔ فقط

جواب عزیزم سلمہ۔ بعد سلام مسنون، رسالہ کا یہ مضمون میں نے بھی دیکھا تھا اور قلق اس سے بھی زیادہ ہی ہوا تھا جتنا تم نے لکھا۔ لیکن یہ حضرات قلبی اعتبار سے مودودی کے ساتھ ہیں۔ حضرت مدنی زادمجدہم کے لحاظ سے کچھ دبے دبے سے ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ حضرت کی ذات گرامی کو تا دیر قائم رکھے۔

تم نے کچھ لکھنے کی خواہش لکھی شوق سے لکھو۔ یہ ناکارہ تو ہر چیز سے ایسا مایوس ہو گیا اور ہوتا جا رہا ہے کہ۔ ؎

ہو چکیں غالبؔ بلائیں سب تمام
ایک مرگِ ناگہانی اور ہے

کے انتظار میں ہوں۔ اپنے پاس کچھ سرمایہ وہاں کا بھی نہیں ہے۔ اسلئے تمنا کی اس کی بھی ہمت نہیں ہوتی۔ فقط۔

محمد زکریا ۲۷ شوال ۱۳۷۶ھ۔

(۵)

حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

اس ناچیز کو شیخ الاسلام حضرت اقدس مدنی دامت برکاتہم سے بیعت کا شرف حاصل ہے۔ مزید برآں تبلیغی جماعت میں الحمد للہ حسب

استطاعت حصہ لیتا رہتا ہوں۔ یہاں کے احباب نے زبردستی امیر جماعت بنا رکھا ہے۔ حالانکہ یہ ناچیز اسکا قطعی اہل نہیں۔

یہاں کچھ عرصہ سے جماعت اسلامی یعنی مولانا مودودی کی جماعت کے حضرات ہردو دارالعلوم اور حضرات شیوخ کے متعلق اپنے احباب میں بدگمانیاں اور خود تراشیدہ باتیں مشہور کرتے رہتے ہیں۔

منجملہ ان کے حضرت والا کے متعلق اس طرح کی روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے آگرہ کے مولانا...... صاحب ایک وفد کے ذریعہ حضرت کے یہاں جماعت اسلامی کے متعلق کچھ دریافت کرنے گئے تو حضرت والا نے ان کی طرف کچھ التفات نہیں فرمایا اور کوئی جواب نہیں دیا جب پھر ان کا اصرار بھی ہوا پھر بھی حضرت نے خاموشی ہی اختیار کی۔

آپ کی جانب سے یہ بھی مشہور کر رکھا ہے کہ حضرت شیخ الحدیث صاحب اس مرتبہ دہلی میں جماعت اسلامی کے اجتماع میں شریک ہوئے اور تائید میں تقریر بھی فرمائی۔

اسکے علاوہ اور بھی حضرت کے خلاف نہایت مکروہ الفاظ میں پروپیگنڈہ کر رکھا ہے جو ہم کو اور ہمارے متعلقین کو برا معلوم ہوتا ہے۔

فقط والسلام۔

جواب | عنایت فرمائیم سلمکم اللہ تعالیٰ۔ بعد سلام مسنون۔
اسی وقت عنایت نامہ پہنچا، تبلیغی مساعی سے مسرت ہوئی

حق تعالیٰ شانہ دارین کی ترقیات کے ساتھ نوازیں۔ اجازت اگر بغیر طلب کے ملے تو اسمیں کیا حرج ہے۔ اپنی طرف سے اسکی رغبت نہ ہونی چاہئیے۔ اور اجازت کے بعد اپنے کو دوسروں سے افضل نہ سمجھنا چاہئیے۔

مودودی جماعت کو بندہ عام دینداروں کے لئے مضر سمجھتا ہے اسلئے کہ اسکا اثر فقہ اور تصوف (جو دین کے اہم ستون ہیں) سے بے اعتنائی ہوتی ہے۔

آپ نے جو احوال ان لوگوں کے اپنے خط میں تحریر فرمائے ہیں تعجب ہے کہ اسکے بعد بھی آپ کو دریافت فرمانے کی ضرورت باقی رہی۔ جب آپ خود ہی یہ لکھتے ہیں کہ وہ دارالعلوم اور اسکے مشائخ سے بدگمانیاں پھیلاتے ہیں تو اسی سے ان کی ذہنیت کا اندازہ خود ہی ہوگیا۔ اس ناکارہ کو اگر وہ برا بھلا کہتے ہیں تو اس سے آپ کو یا دوسرے احباب کو ہرگز متاثر نہ ہونا چاہئیے۔ ان کے برا بھلا کہنے سے اس ناکارہ کا کچھ نقصان نہیں نفع ہی ہے۔

مولوی ...... مجھ سے ملے تو ضرور تھے مگر مجھے جہاں تک یاد ہے وہ تنہا ملے تھے اور اس جماعت کا کوئی ذکر نہ انھوں نے کیا نہ میں نے کیا۔ اس زمانہ میں اور لوگ بھی بعض علیحدہ علیحدہ اور بعض مجتمع ملے تھے۔ لیکن مجھ سے کسی صاحب کی اس سلسلہ میں گفتگو مجھے تو یاد نہیں اگر یہ روایت صحیح ہے کہ ان لوگوں نے سوال کیا تھا۔ اور میں نے سکوت اختیار کیا تو اسکی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ میں نے (جواب دینا)

بیکار سمجھا ہوگا۔ میں نہ تو مناظروں کا شوقین ہوں نہ عادی۔
تعجب ہے کہ ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ ان کے سوال پر بھی میں نے سکوت کیا۔ دوسری طرف آپ لکھتے ہیں کہ میں دہلی میں ان کے اجتماع میں شریک ہوا۔ اور تائید میں تقریر کی، آپ خود ہی غور کیجئے کہ جو شخص پوچھنے پر بھی سکوت کرے وہ تائید میں تقریر کیونکر کرسکتا ہے میں ان کے اجتماع میں کبھی شریک نہیں ہوا اور تقریر تو مجھے آتی ہی نہیں۔ کسی دوسرے اجتماع میں بھی نہیں کی۔ خطوط تو کبھی کبھی اس سلسلہ میں آتے رہتے ہیں۔ اگر جواب کے لئے ان میں لفافہ ہوتا ہے تو بندہ جواب ضرور لکھتا ہے۔ جن صاحب نے خط لکھا تھا اگر اس میں جواب کا لفافہ ہوگا تو بندہ نے جواب ضرور لکھا ہوگا۔ یہ ممکن ہے کہ بندہ کے پاس خط ہی نہ پہنچا ہو یا ان کے پاس جواب نہ پہنچا ہو۔
آخر میں آپ کے لئے بندہ کا مشورہ یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کے اصول میں یہ بھی ہے کہ اپنے کام کے علاوہ اور کسی چیز میں مشغول نہ ہو۔ اسلئے آپ ان کی تردید کی فکر میں نہ پڑیں۔ نہ اس ناکارہ کو برا بھلا کہنے سے متاثر ہوں۔ انہماک اور اہتمام سے اپنے کام میں لگے رہیں!! فقط والسلام۔

زکریا۔ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ۔

(۶)

حضرت مولانا زکریا صاحب، السلام علیکم۔

باعث تحریر آنکہ جماعت مودودی کیسی جماعت ہے۔ اگر راہِ راست پر ہے تو کیوں، گمراہ ہے تو کیوں، کافر ہے تو کیوں؟
علمائے کرام کے اس جماعت کے بارے میں کیا خیالات ہیں۔
ان کی کتابیں اور مضامین دیکھنے چاہئیں یا نہیں؟ اس جماعت میں شرکت کرنیوالے ازروئے شریعت کیسے ہیں؟ فقط۔

جواب از زکریا عفی عنہ بعد سلام مسنون۔
عنایت نامہ پہنچا۔ یہ ناکارہ مفتی نہیں ہے۔ اس لئے مسائل کے جوابات دار الافتاء سے پوچھنے چاہئیں۔ چونکہ آپ نے اس ناکارہ کو مخاطب بنایا ہے اسلئے واپس ہے۔ البتہ مودودی جماعت کے متعلق بندہ حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی نور اللہ مرقدہ کا ہم خیال ہے۔
تعجب ہے کہ آپ ابتک علما کے خیالات ان کے متعلق دریافت کرتے ہیں حالانکہ بیسیوں رسالے دیوبند، سہارنپور سے ان کیخلاف شایع ہو چکے ہیں۔
خود مدرسہ مظاہر علوم سے بھی عرصہ ہوا ایک رسالہ کشفِ حقیقت کے نام سے شایع ہو چکا ہے جو آپ کی خدمت میں ارسال ہے۔ اسکے ساتھ مجھے اور جو رسالے مل سکے۔ وہ خرید کر آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے رسائل ان کے بارے میں شایع ہو چکے ہیں۔ اگر آپ منگانا چاہیں تو مدنی کتب خانہ، دار العلوم دیوبند ضلع سہارنپور سے قیمتًا منگا لیں۔ فقط زکریا ۱۲، رجب ۷۹ھ

(۶)

حضرت محترمی و مکرمی مولانا محمد زکریا صاحب، دامت معالیکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

بندہ آپ کے ساتھ بہت محبت رکھتا ہے۔ حالانکہ آپ سے ملاقات بھی نہیں ہوئی۔ وجہ یہ ہے کہ میں نے آپ کی کتابیں شمائل ترمذی، اور تبلیغی نصاب سے بہت فائدہ حاصل کیا۔

یہاں مودودی جماعت کے لوگ ہیں اور وہ تبلیغی جماعت اور جمعیۃ علما کو ہر وقت برا بھلا کہتے رہتے ہیں۔ مجھے خود مودودی جماعت سے نفرت ہے۔ کیونکہ اس کے لٹریچر میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو سلف صالحین کے کلام کے خلاف ہیں اور بعض مسائل میں ائمہ مجتہدین کی تصریحات کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ سنا ہے کہ حضرت مدنی نے اس سلسلہ میں دو کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ امید ہے کہ اس سلسلہ میں آپ بندہ کی تسلی فرمائیں گے۔" فقط

جواب عنایت فرمایم سلمہ! بعد سلام مسنون۔

عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کے دینی جذبہ سے بہت مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے اور زیادہ سے زیادہ دین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنی رضا و محبت عطا فرمائے، مرضیات پر عمل کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے نامرضیات سے حفاظت فرمائے۔

مودودی جماعت جو تبلیغ والوں پر تنقید اور مخالفت کرتی ہے،

ان کی پرواہ نہ کریں نہ ان سے مناظرہ و مباحثہ کریں۔ اخلاص سے اپنے کام میں لگے رہیں۔ حضرت مدنی نور اللہ مرقدہٗ نے تو ایک دو رسالے نہیں متعدد رسالے تصنیف فرمائے ہیں۔ جو دیوبند میں بہت کثرت سے شائع ہوئے تھے۔ حضرت اقدس مدنی کے صاحبزادے مولانا اسعد صاحب مدنی کے کتب خانہ میں شاید موجود ہوں گے۔

مودودیت کے بارے میں یہ ناکارہ بھی حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ کا ہم خیال ہے اور ایسے لوگوں کے لئے جو عالم نہ ہوں اور دین پر پختگی حاصل کیے ہوئے نہ ہوں ان کی کتابیں پڑھنا مضر سمجھتا ہوں کہ محقق عالم تو صحیح غلط میں تمیز کرسکتا ہے غیر محقق فرق نہیں کرسکتا۔ فقط۔

محمد زکریا ۱۵۔ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ

(۸)

مخدوم و معظم بندہ حضرت اقدس ادام اللہ فیوضکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی جماعت اسلامی کے بارے میں جناب کی کیا رائے ہے۔ آیا یہ جماعت مآل کار مسلمانوں کے لئے مفید ثابت ہوگی یا مضرت رساں، جب کہ وہ بالتصریح حضرت مدنی، مولانا ابوالکلام آزاد، مفتی کفایت اللہ صاحب سید سلیمان ندوی کی حیثیت کو اپنے ترجمان القرآن میں گرا چکے ہیں۔ جس کو راقم الحروف نے بہ چشم خود ترجمان میں دیکھا ہے۔ اور یہ بھی سنا ہے کہ وہ اسلاف میں امام رازی وغیرہ پر بھی تنقید کرچکے ہیں۔ اور

امام رازی سے اوپر حضرات صحابہ کرام تک بڑھتے جارہے ہیں۔
جناب والا کو تکلیف تو ہوگی لیکن اپنے مشاغل سے چند لمحات اس کے لئے عنایت فرمادیں۔" فقط۔

جواب ...... بندہ کے نزدیک دینداروں کو اس جماعت سے احتراز ضروری ہے۔ اسلئے کہ اسکی شرکت سے سلوک اور تقلید سے بدظنی اور ان کی برکات سے محرومی ہے۔ البتہ جنکو انگریزی تعلیم نے اس جماعت سے بھی آگے پہنچادیا ہو۔ ان کے لئے شرکت میں مضائقہ نہیں۔" فقط

محمد زکریا ۲۵ شعبان ۱۳۶۸ھ"

(۹)

مخدومنا مطاعنا ــ زاد مجدکم ــ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔
باعث تکلیف آنکہ جماعت اسلامی اور مولانا مودودی کے لٹریچر اور تحریک کے بارے میں آپ کے گرانقدر خیالات اور بیش قیمت رائے معلوم کرنا ہے۔ مولانا عبدالماجد دریابادی اسمیں خارجیت کا عنصر بتاتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ اسمیں عقائد سے متعلق جو مضامین لکھے گئے ہیں ان میں غلو ہے۔ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رسالہ دینیات کے متعلق اچھی رائے نہیں رکھتے۔
ابھی یہ بات دریافت ہوئی ہے کہ حضرت والا بھی ان کے جلسے اور اجتماع میں شریک ہوتے ہیں اور بیان یا تفسیر سے مستفید فرماتے ہیں۔

گویا ہمدرد رفیق یا متاثرین میں سے حضرت والا بھی ہیں۔

جواب از زکریا عفی عنہ۔ بعد سلام مسنون۔
گرامی نامہ پہنچا۔ اس ناکارہ کے متعلق جس کسی نے آپ سے مودودی جماعت میں کسی قسم کی شرکت نقل کی۔ اس نے جھوٹ بولا یا اس کو مغالطہ لگا۔ بندہ کی اس جماعت کے ساتھ کسی قسم کی شرکت نہیں۔

بندہ کی ذاتی رائے اس لٹریچر کے متعلق یہ ہے کہ جو لوگ انگریزی تعلیم اور دوسرے ماحولوں کیوجہ سے نفس اسلام ہی سے بیگانہ ہیں ان کیلئے یہ کتابیں مفید ہیں۔ اسلئے کہ ان کتابوں سے نفس اسلام کی وقعت ان کے قلب میں آئیگی اور پھر وہ خود سوچنے اور سمجھنے پر مجبور ہونگے، کہ اسلام کیا چیز ہے۔ آیا وہ ہے جو مودودی صاحب پیش کر رہے ہیں یا اسلام کے نام پر کوئی اور چیز پلائی جارہی ہے۔ لیکن چونکہ دین کے دو اہم ستون تقلید اور تصوف کے متعلق یہ لوگ صفائی سے خود ہی اس کے مقر ہیں کہ یہ ان کے قائل نہیں ہیں، اسلئے دیندار وں کو ان کی تصانیف نقصان دینے والی ہیں۔ فقط

محمد زکریا کاندھلوی مظاہر علوم
۲۵ رشوال ۱۳۶۹ھ

(۱۰)

محترم بزرگوار قبلہ شیخ صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

عرض ہے کہ آپ کی رائے میں جماعتِ اسلامی کیسی جماعت ہے۔
اسکے جلسوں اور اس سے تعلق رکھنا کیسا ہے۔؟
آپ کو اس جماعت سے کوئی اختلاف ہے یا نہیں اگر ہے تو وہ
کیا اختلاف ہے؟ فقط۔

جواب عنایت فرمائم سلمہٗ۔ بعد سلام مسنون۔ اسی وقت عنایت نامہ
پہنچا۔ مودودی جماعت سے ہم لوگوں کا اختلاف
ایسی چیز نہیں ہے جو اب مخفی ہو وہ تو نہایت مشہور چیز ہوگئی ہے۔
حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ کے اس سلسلہ میں بہت سے مضامین
شائع ہو چکے ہیں جو دیوبند کے کتب خانوں سے مل جائیں گے۔
ان کی کتابیں بھی بندے کے خیال میں ایسے شخص کو نہیں دیکھنی
چاہئیں جو اپنے مذہب سے پورا واقف نہ ہو۔ عام لوگوں کو بھی نہیں
دیکھنی چاہئیں۔ اسلئے کہ ان کے دیکھنے سے ایسے شخص کو جو پہلے سے
پختہ نہ ہو تذبذب پیدا ہو جاتا ہے۔ فقط والسلام۔
محمد زکریا ۱۱/ ۱۳۸۶ھ۔

(۱۱)

مرشدی و مولائی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔
میں ایک عجیب ذہنی کش مکش میں مبتلا ہوں، بیم ورجا کے
دوراہے پر کھڑا سوچ رہا ہوں، مگر کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکا، اب آپکی
خدمت میں عرض گزار ہوں، امید ہے کہ چاہے مختصر ہو مگر تسکین بخش

جواب سے محروم نہ فرمائیں۔

کیا یہ درست ہے کہ "جماعتِ اسلامی" کا مذہبی موقف شرعاً قابل گرفت ہے اور کیا وہ کتاب وسنت کے معیار مقدس پر پوری نہیں اترتی۔

امیر جماعت سید ابو الاعلیٰ مودودی اور دوسرے علمائے جماعتِ اسلامی کی تصانیف کے مطالعہ سے کیا واقعی خارجیت واعتزال ٹپکتی ہے۔

کیا حضور نے بھی جماعت کے لٹریچر اور اصول وغیرہ کا مطالعہ فرمایا ہے۔" فقط

جواب عنایت فرمائم سلمہٗ۔ بعد سلام مسنون۔ مودودی صاحب کی تصانیف میں نے بہت زیادہ دیکھی ہیں۔ ان کی تصانیف سے آدمی میں اجتہادی شان پیدا ہو جاتی ہے۔ اکابر اور اسلاف کی وقعت کم ہو جاتی ہے۔ اسلئے کہ ان کا تنقیدی قلم بے لگام چلتا ہے۔

اسکے علاوہ وہ مسائل میں خود بھی مجتہدانہ انداز رکھتے ہیں۔ جس سے ان لوگوں کو جو مسائل سے پوری واقفیت نہ رکھتے ہوں۔ یہ تنقیح کرنا مشکل ہوتا ہے کہ کون سا مسئلہ ان کا صحیح ہے اور کونسا غلط ہے۔"

محمد زکریا ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ"

(۱۳)

بخدمت جناب حضرت الحافظ الحاج المحدث محمد زکریا صاحب مدظلہٗ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں ایک کم پڑھا لکھا آدمی ہوں

مگر آپ کی کتابوں کو پڑھتا رہتا ہوں۔ ابھی ابھی آپ کی کتاب فضائل صدقات پڑھی ہے۔

حال ہی میں جماعت اسلامی کے خلاف فتویٰ صادر کرنیوالوں میں آپ بھی ہیں۔ اسلئے عرض ہے کہ اور علماء تو بڑی غیر ذمہ داری کے ساتھ فتویٰ صادر کرتے ہیں۔ مگر ہم کو آپ سے بڑی گہری عقیدت ہے اور اسی کے ساتھ ہم کو یہ یقین بھی ہے کہ آپ کو اللہ نے تقویٰ عطا فرمایا ہے اور آپ دوسرے علما سے زیادہ محتاط معلوم ہوتے ہیں۔ اسلئے گذارش ہے کہ اگر زحمت نہ ہو تو سید ابوالاعلیٰ مودودی کی کتابیں ملاحظہ فرمالیں :

میں یہاں یہ بات صاف کردینا چاہتا ہوں کہ میں جماعت اسلامی کا رکن نہیں ہوں، ان کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ میں خود تبلیغی جماعت میں کام کرتا ہوں۔ اور آپ حضرات سے مجھے گہری محبت ہے برائے کرم تصوف کے متعلق بھی کچھ ضرور تحریر فرمایئے۔ آپ کے یہاں جو ـــ صاحب تھے ان کو کیوں ملازمت سے علیحدہ کردیا گیا ؟ ؛ فقط

جواب عنایت فرمائم سلمکم اللہ تعالیٰ، بعد سلام مسنون، آپ کا بہت مفصل گرامی نامہ ملا، آپ نے اس ناکارہ کو مودودی کتابوں کے مطالعہ کا اخلاص اور نیک نیتی سے مشورہ دیا۔ اسمیں کوئی مبالغہ نہیں ہے کہ میں نے مودودی صاحب اور ان کی جماعت

کی کتابیں سو سے زیادہ ایک ایک حرف کرکے پڑھی ہیں۔ اور ان کے پڑھنے کے بعد ہی مجھے ان سے تکدر پیدا ہوا۔ ورنہ اس سے پہلے مجھے خود مودودی صاحب کی طرف سے حسن ظن تھا۔ ان کتابوں میں مجتہدانہ طور پر جو اپنی سمجھ میں آیا غلط صحیح لکھ دیا۔ ایسی حالت میں جو شخص دین سے اتنا واقف ہو کہ ہر غلط اور صحیح میں تمیز کر سکے اس کو تو مضائقہ نہیں کہ وہ صحیح چیزوں سے فائدہ اٹھا کر غلط چیزوں کو نظر انداز کر دے گا۔ لیکن جو شخص آئیں فرق نہ کر سکتا ہو اسکے غلطی میں مبتلا ہو جانیکا اندیشہ ہے۔ اسی وجہ سے علماء نے انکی کتابوں کے دیکھنے کو منع کیا ہے۔

آپ نے تصوف کے متعلق دریافت کیا ہے؟ تصوف روحانی امراض کا علاج ہے۔ جیسا کہ طب یونانی میں حکیم کے نسخے کے ہر ہر جز بنفشہ، عناب، وغیرہ کے متعلق یہ مطالبہ کہ قرآن و حدیث سے اسکا ثبوت چاہیئے حماقت ہے۔ ایسا ہی روحانی امراض کے علاج میں ہر ہر جز کے متعلق یہ مطالبہ حماقت ہے۔ اور جیسا کہ بدنی امراض میں نئے نئے مرض پیدا ہونے کیوجہ سے طبیبوں کو نئے علاج تجویز کرنے پڑتے ہیں۔ اسی طرح روحانی امراض میں ہم لوگوں کے فساد مزاج کیوجہ سے نئے نئے مرض پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس فن کے طبیب اس کے لئے ہر وقت کے مناسب نئے نئے علاج تجویز فرماتے رہتے ہیں، دونوں علاجوں میں کوئی فرق نہیں۔

اور جیساکہ بدنی علاج میں یہ چیز قابل لحاظ ہے کہ کوئی دوا ناجائز استعمال نہ کی جائے ایسے ہی روحانی امراض کے علاج میں بھی قابل لحاظ یہی چیز ہے کہ کوئی عمل ناجائز اختیار نہ کیا جائے۔

یہ بات کہ صوفیا کے لباس میں ہزاروں بدعتی اور مشرکانہ افعال کرنیوالے داخل ہوگئے؟ تو کیا طبیبوں کے زمرہ میں ہزاروں لاکھوں اناڑی طبیب بیماروں کو ہلاک کردینے والے نہیں ہیں تو کیا اس کیوجہ سے بدنی امراض کے بیماروں کا علاج طب نے ترک کردیا۔ جیساوہاں اچھے طبیب کی تلاش کیجاتی ہے یہاں بھی شریعت کے موافق علاج کرنیوالے کی تلاش ضروری ہے۔

یہ خبر صحیح ہے کہ مولانا...... مرحوم جو ہم سب کو بہت عزیز تھے محض اس جماعت سے تعلق کیوجہ سے مدرسہ سے علیحدہ کردیا گیا تھا۔

فقط۔ محمد زکریا، مظاہر علوم

۱۵ ذیقعدہ ۱۳۷۱ھ

(۱۳)

محترم المقام حضرت شیخ زاد مجدہٗ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ نے اس ناچیز کو بڑا ہی مرتبہ عطا فرمایا کہ اتنی مصروفیت کے باوجود جواب مرحمت فرمادیا۔ آپ نے مودودیت کے بارہیں جو جواب عنایت فرمایا اس سے بہت دل خوش ہوا۔ اب آپ سے درخواست ہے کہ جو غلطیاں ان کی کتابوں میں

ہیں وہ آپ ظاہر کریں۔ تاکہ لوگ ان سے بچیں۔ علما نے ان کی کتابوں کو پڑھا تو ہے نہیں بغیر دیکھے ان کی کتابوں پر اعتراضات کر دیئے۔ یہ غلط کیا۔

جناب نے تصوف کے متعلق جو جواب لکھا وہ کافی نہیں ہے معلوم نہیں اس چیز کے جواب کو آپ نے کیوں راز میں رکھا۔ فقط

جواب عنایت فرمایم سلمہ، بعد سلام مسنون! اسی وقت آپ کا خط پہنچا۔ مگر وہ اسبات شکستہ اور پھیکی روشنائی سے لکھا ہوا تھا کہ باوجود کوشش کے اچھی طرح نہیں پڑھا گیا۔

اجمالاً اس سے اتنا معلوم ہوا کہ آپ کو اس کی شکایت ہے کہ علما نے مودودی صاحب کی غلطیوں کو کیوں نہیں بتایا جس سے لوگوں کو تنبیہ ہوتی۔

آپ مجھے حکم دے رہے ہیں کہ میں ان کی تصانیف پڑھ کر ان کی غلطیوں کو جمع کروں۔ مجھے تو اس کی بالکل فرصت نہیں۔ لیکن اس سے اتنا ضرور معلوم ہوا کہ آپ نے اب تک کوئی رسالہ ایسا نہیں دیکھا جس میں ان کی غلطیوں پر تنبیہ کی گئی ہو۔ حالانکہ ایسے بہت سے رسائل شائع ہو چکے ہیں۔

ایک رسالہ (کشف حقیقت) تو بندہ ارسال خدمت کر رہا ہے اسکی قیمت بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ بندہ نے اس کی قیمت ادا کر دی ہے۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سے رسالے لکھے گئے ہیں جن میں

چند رسائل ان دو پتوں سے مل سکتے ہیں۔

مولانا اعزاز علی صاحب دیوبند، مولانا وجیہ صاحب رام پور، ان دونوں صاحبوں کو ایک ایک خط لکھدیں کہ جتنے رسالے انکے یہاں موجود ہوں بذریعہ وی، پی آپ کے پاس ارسال کردیں۔ ان دونوں جگہ سے بندرہ، بیس رسالے آپ کو مل سکیں گے۔

تصوف کے متعلق آپ نے لکھا کہ تونے جواب کافی نہیں دیا۔ معلوم نہیں اس کو رازمیں کیوں رکھا۔ بندہ نے جو تصوف کے متعلق لکھا ہے اسمیں تو کوئی راز کی بات نہیں تھی۔ یہ لفظ تو ہر بات کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ جواب کافی نہیں۔ فقط

محمد زکریا، ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۷۱ھ

(۱۴)

سیدی وسندی مولائی، متعنا اللہ بفیوضکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

گذارش ہے کہ ایک نوزائیدہ جماعت جو ہند و پاک دونوں میں موجود ہے اور کام کررہی ہے۔ حضرت والا بھی اس سے ضرور واقف ہوں گے۔ جماعت اسلامی کے نام سے معروف ہے ان کی دعوت اور دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم علی منہاج الخلافۃ اسلامی انقلاب برپا کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں تمام ہی جماعتوں پر تنقید کرتے ہیں۔ اور اپنی دعوت کو صحیح بتلاتے ہیں۔ اور تنقید کے سلسلہ میں بہت سے

اجتہادات بھی کرتے ہیں جو کہ ہم ناقص الفہم لوگ اپنے اکابر کی تحقیقات کے خلاف پاتے ہیں۔

بندہ کو تردد رہتا ہے کہ ان میں ملکر دین کے کام میں تعاون علی البر کے اصول پر عمل کیا جائے۔ مگر ساتھ ہی اپنے بڑے بڑے بزرگوں کو اس سے مکمل اجتناب ہے۔ اسلئے تردد اور ارتیاب، کا خاتمہ نہیں ہوتا۔

حضرت مولانا محمد صاحب لائل پوری اس سلسلہ میں بڑی شدت سے منع فرماتے ہیں۔ بلکہ بانی جماعت کی تکفیر تک کرتے ہیں جس سے اور بھی تشویش ہوتی ہے۔" فقط۔

جواب ...... مودودی کی تکفیر تو ہم نہیں کرتے۔ لیکن اس کی کتابوں کو دینداروں کے لئے سخت مضر سمجھتے ہیں۔ کہ ان کی وجہ سے اکابر فقہ و تصوف سے بدگمانی پیدا ہوتی ہے جس کا ان کی جماعت کے افراد میں تجربہ بھی ہو رہا ہے اسلئے دینداروں کو مضر ہیں۔ البتہ انگریزی خواں جو پہلے ہی سے دین سے آزاد ہیں ان کیلئے مضائقہ نہیں"

محمد زکریا ۲۵ شعبان ۱۳۷۶ھ۔

(۱۵)

سیدی و مولائی حضرت اقدس مدظلہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تقریباً ڈیڑھ دو سال سے میں جماعت اسلامی کراچی کے شعبہ خدمت

خلق میں کچھ حسب توفیق چندہ دیتا رہتا ہوں۔ اسکے متعلق میرے ایک دوست کا کہنا ہے کہ میں آپ سے دریافت کروں۔ اب مطلع فرمایئے کہ میں اس سلسلہ کو جاری رکھوں یا بند کردوں۔ آپ کے جواب پر انشاء اللہ عمل کرونگا۔ فقط۔

جواب عنایت فرمایم سلمہٗ۔ بعد سلام مسنون۔ مودودی جماعت کو ہم لوگ دین کے لئے مضر سمجھتے ہیں۔ ان کی تحریرات سے فقہ اکابر فقہ، سلوک اکابر سلوک کا احترام بالکل دل سے نکل جاتا ہے جو دین سے تعلق اور وابستگی کے لئے نہایت ضروری ہے انکی جماعت کے جتنے لوگوں سے طویل گفت گو کی۔ معلوم ہوا کہ کسی کا احترام بھی ان کے دل میں نہیں ہے۔ آج کی ڈاک سے آپ کی خدمت میں دو رسالے ایک حضرت مدنی کا دوسرا مظاہر علوم کا فتویٰ بھیج رہا ہوں ان سے اندازہ ہو جائیگا کہ ہم لوگوں کی رائے ان کے متعلق کیا ہے۔
فقط محمد زکریا ۱۷ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ

(۱۶)

استاذ المکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔
ایک ضروری کام کے لئے یہ عریضہ ارسال خدمت ہے وہ یہ کہ حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب نے ایک کتاب رد مودودیت کے سلسلہ میں کشف حقیقت کے نام سے تحریر فرمائی ہے۔ اسمیں صفحہ پینسٹھ (۶۵) پر بعنوان "مودودی کا علم وفضل" یہ عبارت درج ہے۔

مجھے گروہ علماء میں شامل ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے۔ میں ایک بیچ کی راس کا آدمی ہوں۔ جس نے جدید اور قدیم دونوں طریقہائے تعلیم سے کچھ کچھ حصہ پایا ہے۔ اور دونوں کوچوں کو چل پھر دیکھا ہے۔ اپنی بصیرت کی بنار پر نہ تو میں قدیم گروہ کو سراپا خیر سمجھتا ہوں اور نہ جدید گروہ کو"

ترجمان القرآن ص ۲۲۷

ربیع الاول ۱۳۵۵ھ

یہ حوالہ احقر نے اور حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری نے رسالہ ترجمان القرآن ربیع الاول ۱۳۵۵ھ میں دیں۔ پندرہ مرتبہ تلاش کیا مگر نہیں ملا۔ برائے کرم صحیح صورت سے مطلع فرمائیں۔

فقط والسلام!

جواب عنایت فرمایم سلمہ۔ بعد سلام مسنون! عنایت نامہ پہنچا۔ صحیح حوالہ ۱۳۵۸ھ ہے، آٹھ کا ہندسہ طباعت میں پانچ کا بن گیا۔ یہ پوری عبارت وہاں موجود ہے اور صحیح ہے دیکھ لیں"۔ فقط۔

محمد زکریا۔ ۱۶ر جمادی الثانی ۱۳۷۵ھ

(۱۷)

مکرمی محترمی لازالت فیوضہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔

گرامی نامہ بتوسط مولانا علی میاں موصول ہوکر باعث عزت افزائی ہوا۔ جس رسالہ سے حضرت تعارف حاصل کرنا چاہتے ہیں اس کا نام میزان ہے۔ جو حیدرآباد سے نکلتا ہے۔ لیکن وہ حضرت کے کام کا نہیں ہے۔ مدیر رسالہ کو مودودی صاحب کے مسلک سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ صرف اپنے اخراج کی کارروائی پر ان کو اعتراض ہے۔ اور اس سلسلہ میں انھوں نے مودودی صاحب اور ان کے بعض رفقاء پر ان کی ذاتی حیثیت سے تنقید کی ہے۔ مسلکاً اب بھی وہ پکے مودودی ہیں۔ بلکہ اس مسلک کے مبلغ ہیں۔ یہ محسوس کر کے کہ حضرت کو میرے مضمون کے ابتدائی حصہ سے کچھ گرانی ہوئی ہے۔ اس حصہ کی بابت اور ایسے بعض خاص جملوں کی بابت کچھ عرض کرنا چاہتا تھا۔ مگر خیال ہوتا ہے کہ مجھ کم نصیب کو بزرگوں کی خدمت میں عرض معروض کرنے کا کبھی تجربہ نہیں ہوا۔ اسلئے اس کا سلیقہ بھی نہیں۔

اسلئے صرف اتنی درخواست ہے کہ میرے ان جملوں کی کوئی تاویل فرما کر اپنی گرانی دور فرمالیں ورنہ یہ احساس مجھے عمر بھر پشیمان کیئے رہے گا۔" فقط

جواب آپ سے مجھے بالکل کوئی گرانی نہیں ہے۔ مولانا ...... صاحب اور مولانا .... سے اگر کبھی مجھے گرانی ہوتی ہے تو اسکا منشاء یہ ہوتا ہے کہ ان دونوں حضرات کی مقتدائیت

کی شان ایسی ہے کہ ان کے تھوڑے سے تساہل سے لوگوں کو بہت آگے کی گنجائش اور حجت ملتی ہے۔"

محمد زکریا ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ

(۱۸)

حضرت محترم زید مجدکم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔

جماعت اسلامی لاہور کے ارکان اس خبر کو شہرت دیر ہے ہیں کہ آپ کی ذات والاصفات نے اسکی رکنیت قبول فرمائی۔ اور اس بنا پر حضرت مدنی مدظلہ العالی نے آپ کے سامنے یہ فیصلہ کن بات کی ہے کہ یا تو آپ اپنا تعلق جماعت اسلامی سے منقطع کر لیں ورنہ مدرسہ سے الگ ہو جائیں۔ آپ نے دوسری صورت اختیار فرمائی اور مدرسہ سے الگ ہو گئے۔ کیا یہ واقعہ ٹھیک ہے۔

یہ بیان خواجہ عبد الحی صاحب فاروقی سابق پروفیسر جامعہ ملیہ دلی نے دیا ہے اور خواہش ظاہر کی ہے کہ آپ سے حقیقت حال دریافت کروں۔ اسلئے آپ سے درخواست ہے کہ اس خط کی پشت پر جواب تحریر فرمائیں۔ بڑی شکر گذاری کا موجب ہوگا۔" فقط

جواب از زکریا کاندھلوی عفی عنہ، بعد سلام مسنون! اس روایت میں اشتباہ ہوا۔ یہ ناکارہ مودودی صاحب کے آزادانہ لٹریچر کو اپنے اکابر کی طرح سے لوگوں کے لئے دینی حیثیت سے مضر سمجھتا ہے۔ بالخصوص فقہ اور تصوف سے لوگوں کے بد ظن

ہو جانے کا موجب سمجھتا ہے۔

البتہ ہمارے مدرسہ کے مدرس مولانا.......... کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہے کہ موصوف کا تعلق چونکہ مودودی جماعت کیساتھ انہماک کے ساتھ وابستہ ہوا جس کیوجہ سے طلبہ میں آزادی کا اثر پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ اور اکابر و اسلاف پر فقرہ بازی شروع ہوئی۔ جس کیوجہ سے طلبہ میں باہمی آویزش شروع ہو گئی۔ باہمی مناظروں کے بعد فتنہ بڑھنا شروع ہو گیا۔ اس وجہ سے موصوف کا تعلق مدرسہ سے نہیں رہا۔

لیکن تبلیغی جماعت کے متعلق میرا یہاں بھی اور وہاں بھی یہ مشورہ ہے کہ وہ لوگ اس خرخشہ میں ہرگز نہ پڑیں۔ نہ موافقت میں نہ مخالفت میں۔

تبلیغی اصول میں اپنے چھ نمبروں کے علاوہ ساتواں یہ بھی ہے کہ وہ ان کے علاوہ بالخصوص اختلافی چیزوں میں دخل نہ دیں۔ اسلئے جماعت تبلیغ کے افراد کو نہ اس سلسلہ میں کوئی بحث و مباحثہ کرنا چاہیئے نہ دخل دینا چاہیئے۔ اپنے کام میں انہماک سے لگے رہنا چاہیئے۔

بندہ نے نظام الدین بھی یہی لکھدیا ہے اور سہارنپور کے تبلیغی حضرات کو بھی انہیں دخل دینے سے روکدیا ہے!! فقط

محمد زکریا۔ ۱۹ شوال ۱۳۷۰ھ

(۱۹)

مخدومی حضرتِ اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہ العالی۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔
امید ہے کہ حضرت والا حسب ذیل قائم کردہ امور پر روشنی ڈالتے ہوئے اظہارِ خیال اور رائے عالیہ سے مجھ ناچیز کمترین کو آگاہ فرمائینگے۔
(۱) حضرت مولانا عبد القادر صاحب رائے پوری کا مودودی جماعت کے ساتھ کیا تعلق تھا؟۔
(۲) آپ اس جماعت کو حق پر سمجھتے تھے یا باطل پر۔؟
(۳) آپ نے کبھی کسی مجلس میں اس جماعت سے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے یا نہیں۔ اور اس جماعت کے بارے میں ان کی کیا رائے تھی؟"
مولانا ابو الحسن صاحب ندوی اور مولانا محمد منظور صاحب نعمانی جو حضرت رائے پوریؒ کے مجاز ہیں ان دونوں کا تعلق جماعتِ اسلامی سے وابستہ رہا ہے اسکی کیا وجہ ہے؟ یہ دونوں حضرات، حضرت رائے پوری کے کیسے مجاز ہیں؟ فقط"

جواب عنایت فرمائم سلمہٗ۔ بعد سلام مسنون! عنایت نامہ پہنچا معلوم نہیں تم اور حضرت مدنی نور اللہ مرقدہٗ کے خلفاء ان فضول بحثوں میں کہاں سے پھنس گئے۔ اتنے بیکار وقت آپ کے پاس کیوں فارغ ہیں۔"؟

بہرحال مولانا منظور صاحب اور علی میاں بحمد اللہ بقید حیات ہیں۔ آپ ان سے براہ راست معلوم کرلیں کہ مودودی جماعت میں کیوں شامل ہوئے تھے اور کیوں علیحدہ ہوئے۔

باوجود انتہائی تعلقات کے مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے ان سے یہ پوچھا ہو کہ کیوں داخل ہوئے تھے اور کیوں الگ ہوئے۔

اسی طرح اجازت کے متعلق بھی ان سے براہ راست دریافت کریں۔ حضرت اقدس نور اللہ مرقدہٗ نے نہ تو میرے سامنے ان کو اجازت دی اور نہ اپنے کسی اور خلیفہ کو میرے سامنے اجازت دی نہ میں نے کبھی ان حضرات سے دریافت کیا نہ اب تک میرے ذہن میں اس کی ضرورت سمجھ میں آئی کہ میں ان سے دریافت کروں۔

میرے سامنے حضرت اقدس مدنی نور اللہ مرقدہٗ نے بھی کسی کو اجازت نہیں دی۔ کان میں جیسا اور حضرات کے متعلق پڑتا رہا کہ حضرت مدنی نے فلاں کو اجازت دی، حضرت رائے پوری نے فلاں کو اجازت دی۔ ان دونوں حضرات کے متعلق بھی کان میں پڑتا رہا میں نے اپنی کوئی ضرورت اسکے ساتھ وابستہ نہیں سمجھی۔

حضرت اقدس رائے پوری نور اللہ مرقدہٗ کے متعلق مودودی سلسلہ میں حضرت کا خیال وہی تھا جو ہم سب کا۔ اور حضرت مدنی نور اللہ مرقدہٗ کا تھا۔ البتہ طبائع کے اختلاف کی وجہ سے حضرت کے یہاں چونکہ نرمی مزاج انتہائی تواضع وغیرہ امور ایسے تھے کہ وہ

ہم لوگوں کی طرح سے مخالفت کا زور شور نہیں فرماتے تھے۔ حضرت سے کوئی ان کے متعلق پوچھتا تھا تو حضرت، حضرت مدنی وغیرہم کا ہم نوا ہونا فرمایا کرتے تھے"۔ [1] فقط والسلام

محمد زکریا۔ ۱۳ / ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ

---

[1] حضرت اقدس رائے پوری نور اللہ مرقدہٗ مکمل طور پر مودودیت سے بیزار اور متنفر تھے۔ مگر چونکہ ساتھ ہی ساتھ انتہائی خلیق متواضع منکسر المزاج تھے۔ اسلئے قوت اور شدت سے تردید کرنے کا دستور حضرت کے یہاں نہیں تھا۔ اسکے باوجود جماعت اسلامی سے متاثر طبقہ جب کبھی حضرت کی خدمت میں آتا اور وہ غیر سنجیدہ سوالات کرتے تو حضرت کو رنج و افسوس ہوتا۔ بسا اوقات شدت تاثر کی وجہ سے چہرۂ مبارکہ کا رنگ بدل جاتا۔ صوفی محمد اقبال صاحب مدنی زادمجدہ اپنے ایک مکتوب میں اسی نوع کا ایک قصہ حضرت شیخ کو تحریر فرماتے ہیں کہ "جماعت اسلامی کے ترجمان "چراغ راہ" کراچی کے ایڈیٹر حضرت کی خدمت میں آئے۔ مصافحہ کرتے ہی یہ سوال کر دیا کہ سید احمد بریلوی اور مولانا اسمٰعیل شہید کی ناکامی کے اسباب کیا تھے؟ حضرت اقدس کو اس سوال سے بہت ناگواری ہوئی۔ اور جلال میں فرمایا کہ کیا اب میں اسی سال کا بوڑھا ہو کر بزرگوں کی برائیاں اور عیب چنتا پھروں۔ پھر فرمایا کہ تم لوگ ہم پرانے خیالات کے لوگوں سے ملا ہی نہ کرو۔ قریب بیٹھنے والوں نے بتایا کہ حضرت پر بہت اثر تھا اور کھانا بھی بہت کم کھایا۔ پھر مجلس بالکل خاموش رہی۔ اگلے دن صبح کو مختلف باتوں کے بعد حضرت نے ان کے سوال کا مختصر اور شافی جواب دیا"۔ (مرتب)

(۲۰)

حضرت مخدومنا! دامت برکاتکم۔ سلام مسنون! خدا کرے مزاج اقدس بعافیت ہوں۔ اس عاجز نے اب سے دو ہفتے پہلے ایک عریضہ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مدظلہٗ کی خدمت میں روانہ کیا تھا۔ اسمیں ترجمان القرآن کے اوراق بھی بھیجے تھے۔ جن میں ان کی ایک گفتگو کا حوالہ ہے اور اسکے ساتھ ہی اپنی طرف سے ایک ایسا سوال لکھدیا تھا جس کا جواب آسانی سے دیدیا جائے۔

اسکے علاوہ ایک نجی خط لکھدیا تھا اور عرض کیا تھا کہ اس معاملہ کی نوعیت ایسی ہے کہ اگر یہ غلط ہے تو مناسب طریقہ سے اسکی صفائی ہونی چاہیئے۔

میرے اس خط کی رسید تو آگئی لیکن جواب آج تک بھی نہیں آیا۔ آج میں نے پھر عریضہ لکھا ہے۔

میرے نزدیک اس معاملہ کے دو پہلو خاص قابلِ توجہ ہیں۔ ایک کتابوں کے متعلق وہ فقرہ جس کا اثر مودودی صاحب سے زیادہ ہم کتب فروشوں پر پڑتا ہے۔

دوسرا وہ فقرہ جو جماعتِ اسلامی اور موجودہ اہل حکومت کے متعلق مولانا کی طرف منسوب کیا ہے وہ بھی سنگین اور اصولی چیز ہے اسکی صفائی بھی نہایت ضروری ہے۔ اگر حضرت کے نزدیک بھی ان چیزوں کی صفائی ضروری ہو تو حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کو متوجہ

فرما دیں یا اپنے مشورہ سے ان کو مطلع کر دیں۔

یہاں خدام کو حضرت اقدس کے ساتھ حضرت والا کی تشریف آوری کی بھی امیدیں ہیں۔ اور چونکہ حضرت والا عرصہ سے تشریف نہیں لائے اسلئے غیر معمولی مسرتیں ہیں" فقط"

جواب مکرم محترم مدفیوضکم، بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ پہنچا۔ آپ کے یہاں حاضری کے متعلق اسکے سوا اور کیا عرض کروں کہ حاضری کی خواہش کے باوجود سفر کی ہمت نہیں اور جو وقت قریب آتا ہے سفر کا توحش بڑھتا ہے۔ رائے پور بھی روز آنہ ارادہ کر لینے کے باوجود تقریباً ایک سال حاضری کو ہو گیا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ"

ترجمان کی تردید کے متعلق مجھے تو یاد نہیں کہ مولوی عبد الرشید وغیرہ سے کوئی گفتگو آئی ہو"

انھوں نے یہ دریافت کیا تھا کہ تو نے دیکھا ہے یا نہیں۔ میں نے بڑی مشقت کے بعد اسکو حاصل کر کے دیکھنے کا تذکرہ کیا تھا۔ البتہ خود آپ نے اس کا اظہار عرصہ ہوا کیا تھا۔ اس وقت میں نے کہا تھا کہ کچھ مضائقہ نہیں۔ اب بھی یہی ہے کہ آپ کے نزدیک ضروری ہو تو مضائقہ نہیں۔ دراصل میرا تو سوء ظن ان صاحبین کے ساتھ روز افزوں ہے"

اول ان کی ناعاقبت اندیشی نے بالکل بے وجہ سہارنپور

میں فتنہ قائم کرکے دنیا میں شور مچوایا جس کے ثمرہ میں مولوی
...... مرحوم کو ہم سے جدا ہونا پڑا۔ ورنہ ان کے خیالات عرصہ سے
ہمیں بھی معلوم تھے۔ اب تین ماہ سے گنگوہ کے صاحبین بقول انکے
مولوی ...... مرحوم کی علیحدگی کے انتقام میں ہم پر شفقتیں فرما
رہے ہیں جس کے ثمرہ میں مفتی محمود کا تو استعفا مدرسہ سے ہوگیا۔
دیکھیے آئندہ کس کس کا نمبر ہے۔ جو حالات ہماری نگاہوں سے
ہر وقت گذرتے ہوں۔ ان کے خلاف آپ کی صفائیاں کس طرح
دل پر اثر کریں"

میرا حسن ظن تو یہ ہے کہ آپ ترجمان القرآن کے مضمون کی
جو بھی صفائی دینگے وہ تردید کے ساتھ طبع ہوگی۔ خواہ آپ کتنی ہی
اونچی تحریر لکھدیں۔

اپنے مخلصانہ مشوروں کا ثمرہ آپ نے دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو
دوسروں نے تو یہ دیکھا کہ آپ کو آخر میں یہ کہہ کر جان چھڑانی پڑی
کہ مجھے جو کچھ کہنا تھا وہ زبانی کہہ لیا۔ ایسی صورت میں مولوی یوسف
غریب کو کیوں آپ اخباری دنیا میں کھینچتے ہیں۔

اور ساری تحریر میں سے صرف دو فقروں کو چن کر تردید کرنا
بقیہ کی تصویب ہے۔ تاہم اگر یہی مناسب ہے تو محض سوالنامہ بھیجنا
مناسب نہیں کہ نہ معلوم نظام الدین سے کیا جواب آئے۔ جہاں اتنے
ماہ گذر گئے۔ وہ چار دن اور صحیح؟

آپ اکتوبر میں آنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ تاریخ کے تعین کے بعد مولوی یوسف صاحب کو بھی بلا لیا جائیگا۔ ان سے گفتگو سننے کے بعد سوال کا جو جواب آپ کے نزدیک کافی ہوگا اسکو لکھ دیا جائیگا۔
کتب فروشی کا اگر انھوں نے الزام دیا ہے تو وہ آپ سے بڑھکر مجھ پر ہے کہ میں تو بارہ برس قبل اپنے رسالہ الاعتدال میں خود اپنے کو کتب فروش لکھ چکا ہوں۔ اور اس سے بڑھکر سرگروہ دیوبند حضرت گنگوہی قدس سرہ اپنے رسالہ میں اپنے آپ کو ابو محمود کتب فروش تحریر فرما چکے ہیں۔"
فقط

محمد زکریا عفی عنہ، ۲ محرم ۱۳۷۱ھ"

(۲۱)

بزرگ محترم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔
میں اسکول کے دسویں درجہ کا طالب علم ہوں۔ میرا ایک مکتبہ لہریا سرائے میں ہے۔ میں یہیں رہتا ہوں۔ اکثر لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ جماعتِ اسلامی کی مخالفت کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کا نصب العین بہت ہی اچھا ہے۔
میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ لوگ اس کی مخالفت کیوں کرتے ہیں۔ کیا اس جماعت والوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟
تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی میں سے کون سی جماعت اچھی ہے اور مجھے کس جماعت میں کام کرنا چاہیئے۔" فقط۔"

جواب عنایت فرمائم سلمہٗ۔ بعد سلام مسنون۔
عنایت نامہ پہنچا۔ یہ ناکارہ مسائل کا جواب نہیں لکھا کرتا۔ مسائل ہمیشہ مفتیوں سے پوچھنا چاہئیں۔ جماعت اسلامی کی کتابیں جب صحت وقوت تھی اس ناکارہ نے بھی بہت پڑھی ہیں۔ اب تو نزول آب کی وجہ سے خط وکتابت سے بھی معذوری ہے۔

ان کی کتابوں میں فقہ اور تصوف پر اعتراضات ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ سے ایسے لوگوں کو ان کی کتابیں نہیں پڑھنا چاہئیں جو علم دین سے پوری طرح واقف نہ ہوں۔ اور یہ اندازہ نہ کرسکتے ہوں کہ کس جگہ کیا مضمون غلط ہوگیا۔

نظام الدین کی تبلیغی جماعت بندہ کے نزدیک زیادہ مفید اور اس قسم کے اختلافی مسائل سے علیحدہ رہتی ہے۔ اسلئے بندہ کے نزدیک اسمیں اشتراکت مناسب ہے۔ فقط والسلام۔

محمد زکریا۔ ۸ محرم الحرام ۱۳۸۹ھ

(۲۲)

محترم المقام دام مجدہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔
امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے، پاکستان میں مولانا احمد علی صاحب محدث لاہوری نے فتنۂ مودودیت کے خلاف آواز اٹھا رکھی ہے جو آں مکرم کے علم میں ہوگا۔

کل ایک صاحب نے مجھ سے مودودیت کے خلاف اقدام کرنے

کے لئے کہا۔ لیکن اب تک میں کوئی فیصلہ موافق یا مخالف کا نہیں کر سکا۔

اسلئے اب یہ طے کیا ہے کہ جناب سے استفسار کروں۔ چنانچہ عرض پرداز ہوں کہ موجودہ صورت میں کیا طریقہ اختیار کروں۔

میرے شیخ حضرت اقدس مدنی معلوم نہیں حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر تشریف لے آئے یا نہیں ؟ "

مکرر درخواست ہے کہ میں اس فتنۂ مودودیت کے متعلق کیا طریقہ کار اختیار کروں۔ میرے ناقص خیال میں یہ فتنہ قادیانی، بریلوی رافضی، عیسائی سب فرقوں سے زیادہ خطرناک ہے۔

اسکے خلاف جو کچھ لکھا گیا ہو وہ سب مواد مجھے روانہ فرمادیں۔" فقط

جواب عنایت فرمایم سلمہٗ۔ بعد سلام مسنون۔

آپ نے مودودی سلسلہ میں مشورہ پوچھا۔ اس سے بڑی حیرت ہوئی۔ جب آپ خود یہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ فتنہ قادیانی، رافضی شیعہ، عیسائی سب سے بڑھا ہوا ہے تو پھر اسمیں مشورہ کی کیا بات ہے۔

آپ کے شیخ حضرت مدنی زاد مجدہم تو عرصہ سے اسمیں سینہ سپر ہیں۔ ہر وقت ان کے سفری بیگ میں ان کے رسائل ہر سفر میں ساتھ رہتے ہیں۔ اور بہت کم تقریریں ایسی ہوتی ہوں گی جن میں نہایت شدت سے ان کا رد نہ فرماتے ہوں۔

حضرت کے کئی رسائل اس موضوع پر طبع ہو چکے ہیں۔ جن میں سے

دو میرے پاس تھے جو ارسال ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے رسائل حضرت اقدس کے اور دوسرے لوگوں کے اس سلسلہ میں طبع ہوئے ہیں جن میں سے بعض دیوبند میں مل سکتے ہیں۔

مولانا اعزاز علی صاحب کی حیات میں تو ان کے پاس ذخیرہ رہتا تھا۔ اب اتنا ذخیرہ تو شاید نہ مل سکے۔ تاہم مولوی ازہر صاحب سے شاید مل سکے۔

جو مجھے مل سکے وہ آج کی ڈاک سے بذریعہ رجسٹری ارسال ہیں۔ رسید سے مطلع کریں۔ حضرت آخر ذی الحجہ میں دیوبند پہنچ گئے تھے۔ فقط

محمد زکریا۔ ۷ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ۔

(۲۴)

مکرم و محترم حضرت شیخ الحدیث صاحب زاد مجدکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حضرت اس بات کی وضاحت فرمادیں۔ کہ جماعت اسلامی کے مدارس میں بچے داخل کرانا۔ چندہ دینا کیسا ہے۔ بعض علماء اس سے منع کرتے ہیں۔ اور ان کے جلسوں میں شرکت کرنا کیسا ہے۔؟

مجھے ایک دو دفعہ ان کے جلسوں میں جانے کا اتفاق ہوا۔ بس یہ حضرات علمائے کرام ہی کو کوستے رہے۔ ایک دفعہ تو خود میں نے یہ سنا کہ صحابہ کرام قابل احترام تو ہیں مگر قابل اتباع نہیں۔

حضرت آپ ہمارے بزرگ ہیں۔ مندرجہ بالا امور کی تشفی فرمائیں۔

فقط و السلام

جواب عنایت فرمایم سلمہٗ۔ بعد سلام مسنون۔ عنایت نامہ پہنچا آپ کے خط سے تعجب ہوا۔ جب آپ نے خود ہی یہ تحریر فرمایا کہ ان کے جلسوں میں ایک دو دفعہ جانے کا موقعہ ملا۔ اسمیں بجز اسکے کچھ نہیں تھا کہ علمائے کرام ہی کو کوستے رہتے تھے۔ اسکے بعد بھی آپ یہ دریافت کرتے ہیں کہ ان کے جلسوں میں جانا کیسا ہے۔

یہ ناکارہ ان لوگوں کو جو اپنے دین سے واقف نہ ہوں اور ایسی سمجھ پختہ نہ ہوں۔ حق اور ناحق میں صحیح اور غلط کی تمیز نہ کر سکتے ہوں۔ ایسے لوگوں کو ان کے جلسوں میں جانا اور ان کی کتابیں پڑھنا سخت مضر سمجھتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت اقدس مدنی نور اللہ مرقدہٗ نے بہت سے رسائل تصنیف فرمائے ہیں۔ جن کا حال جامعہ مدنیہ لاہور کے ناظم صاحب سے شاید معلوم ہو جائے۔ ورنہ مکتبہ دینیہ دیوبند سے حضرتؒ کی سب کتابیں مل سکتی ہیں۔

درود شریف کی کثرت بلالحاظ تعداد مکارہ سے حفاظت اور مقاصد کی کامیابی کا بہترین ذریعہ ہے۔ خود بھی اہتمام کریں۔ احباب سے اور گھر والوں سے بھی تاکید کر دیں۔

فقط والسلام

محمد زکریا۔ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ

(٢٤)

بحضرت سیدی و مولائی محترمی، دامت برکاتہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔ آپ کا والا نامہ بنام برادر عزیز مولوی حبیب اللہ ناظم مدرسہ پڑھا۔ اور حضرت والد صاحب کو بھی سنایا، حضرت والد صاحب نے سنتے ہی فرمایا کہ حضرت شیخ کو جلدی جواب لکھو۔

امتثالا للامر یہ عریضہ لکھ رہا ہوں۔ مدرسہ کی روئداد مرتب کرتے وقت برادر عزیز نے ہم دونوں سے کوئی مشورہ نہیں کیا۔ صفحہ چھیالیس سطر ۱۶ پر مودودی اور امین احسن کا نام شائع کرنے میں ہم نے سخت غلطی کی۔ آپ حضرات کو یقیناً صدمہ ہوا ہوگا۔ ہم معافی کے طلبگار ہیں"

ہمارا رشتہ تو آپ حضرات سے ہی ہے۔ ہمارا اسلام، ہمارا مسلک، ہمارا اعتقاد تو واللہ العظیم بالکل تقلیدی ہے۔ آپ حضرات کے مسلک سے الگ ہو کر ہمارا کہاں ٹھکانہ ہوگا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی ہماری کوتاہیوں پر ہم کو متنبہ فرماتے رہیں گے"

جواب مکرم محترم۔ مدفیوضکم، بعد سلام مسنون۔ اسی وقت گرامی نامہ بلا تاریخ پہونچکر موجب منت و مسرت ہوا۔ جناب نے اور اس سے بڑھکر جناب والد صاحب زاد مجدہم نے جس عجلت اور شدت تبری کے ساتھ گرامی نامہ تحریر فرمایا۔ اس سے

مجھے بھی نادم ہونا پڑا۔ کہ میں نے گستاخانہ جرأت کی۔
مگر چونکہ روئداد کے آتے ہی بندہ نے اشتیاق سے دیکھنا شروع کیا۔ اور صفحہ چھیالیس ۴۶ پر پہونچکر دفعۃً ایک خیال پیدا ہوا۔ جس کو اسی وقت لکھ مارا۔ اب جناب کے گرامی نامہ سے محجوب ہونا پڑا تاہم اسکے ساتھ مسرت بھی بہت ہوئی۔ اسلئے کہ ہم لوگوں کا خیال یہ ہے کہ جو حضرات مودودیت کی تائید کر رہے ہیں وہ یا تو اس کی محض لچھے دار عبارتوں سے مرعوب ہیں۔ یا پھر ان کو اپنے گھر کی بھی خبر نہیں۔ ورنہ کسی اہلِ علم دیندار سے تو تائید پر حیرت ہی ہوتی ہے۔"

فقط

محمد زکریا۔ ۷ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ"

(۲۵)

حضرت مخدومی! دامت فیوضکم۔ بعد سلام مسنون
کئی روز ہوئے ہوں گے کہ والا نامہ موصول ہو گیا تھا۔ جب سے دیوبند، سہارن پور سے واپس آیا ہوں، سفروں کا ہمیشہ سے زیادہ تسلسل ہے۔
سہارن پور میں الیکشن کے نمونہ کی جو اشتہار بازی اور فتوےٰ بازی ہوئی ہے۔ اسکا مجھے اس عرصہ میں کچھ علم ہوتا رہا۔ دو تین اشتہار بھی کسی نے بھیجے۔
مولانا اعزاز علی صاحب کے مطبوعہ فتوے میں "مرزائیت" کا

لفظ اگر اشتہار بازوں کا اضافہ نہیں ہے بلکہ اصل فتوے میں بھی اسی طرح ہے تو ہم جیسوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ دیو بند نے اب بریلی سے بیعت کر لی ہے۔ مجھے تو اس لفظ سے بے حد تکلیف ہوئی۔ صرف اسلئے کہ یہ دیو بند کے ان بزرگ کے فتوے میں ہے جن کا نمبر بزرگی میں اگر پہلا نہیں تو دوسرا ضرور ہے۔ ع

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اگر یہ حزب پرستی نہیں تو اور کیا ہے کہ مولانا سندھی مرحوم جنکی صرف ایک کتاب میں کم از کم اس سے چہار گنہ زہر موجود ہے جتنا ابو الاعلیٰ کے ہزاروں صفحات میں۔ لیکن ان کے بارے میں یہ سب زبانیں گونگی ہیں۔ اور مولانا آزاد جن کا معاملہ اور بھی سوا ہے۔ وہ ہمارے اس قلعہ میں امام الہند ہیں۔ لیکن ابو الاعلیٰ کا معاملہ مرزائیت سے بھی آگے ہے۔ کیا دینی ذمہ داروں کے احساس اور خدا ترسی کا یہ کوئی اچھا نمونہ ہے۔" فقط

جواب مکرم محترم مدفیوضکم، بعد سلام مسنون۔
غیظ و غضب سے لبریز کارڈ پہنچا۔ ایسی حالت میں جب کہ آپ سراپا اشتعال ہو رہے ہیں۔ دل تو نہ چاہتا تھا کہ عریضہ لکھوں مگر جس نوع کے تعلقات ابتک رہے ہیں۔ ان کی وجہ سے مختصراً چند امور کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔

(۱) جناب کو کچے گھر کی گفتگو یاد ہوگی، اس وقت آپ کی آمد کو

میں نے نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر درخواست کی تھی کہ ابھی فتنہ کی بالکل ابتدا ہے اور ہم لوگ سخت ابتلا میں پھنسنے کو ہیں۔ اور اس کی بہتر صورت یہ ہے کہ مولانا کو آپ اپنے یہاں بلا لیجئے یہ زیادہ بہتر ہے کہ اسمیں مضرت نہیں یا پھر دیوبند سے واپسی پر مرکز اثر کران سے کہدیجئے کہ وہ بلالیں ورنہ معاملہ بہت بڑھنے والا ہے۔ اور مدرسہ اس میں خود مدعا علیہ بنا جارہا ہے۔ مگر جناب نے بھی اس وقت اسکو کچھ اہمیت نہ دی "

(۲) جناب کو یہ بھی یاد ہوگا کہ میں نے اس فتنہ کی ابتداء بھی بتادی تھی کہ مولانا...... نے اپنی بے تدبیری سے یہ تجویز پیش کردی کہ طلبا کو جمع کر کے ان کتب کے مطالعہ سے روکدیں لیکن مجھے اس رائے میں سخت خلاف تھا۔ جب یہ تجویز خود انھیں کی مجوزہ تھی تو چار دن بعد ان کو شہری جلسہ کر کے زور شور سے ایک ایک چیز کی تردید نہ کرنی چاہیئے تھی۔ بہتر تو یہ تھا کہ وہ اپنے اس اجتماع میں یہ کہتے کہ واقعی ان کتب میں بعض ایسی چیزیں بھی ہیں جو اپنے اکابر کے خلاف ہیں اور وہ قابل اعتماد نہیں۔ ان کتابوں میں جو چیزیں قابلِ مطالعہ ہیں وہ اشتراکیت وغیرہ کے خلاف امور قابل دید ہیں "

اور اگر مولانا اسپر بھی قادر نہ تھے تو پھر ان کو اس سے سکوت محض اختیار کرنا تھا۔ جب ایسے شہر کے لوگوں میں جہاں اسلاف سے

بیزار مسندی اور دینداری کا کچھ نہ کچھ جذبہ ہو. سب کے خلاف کوئی بات زور شور سے کہی جائے گی تو اسپر اشتعال ہونا ہی تھا.

(۳) جناب کو یہ بھی یاد ہو گا کہ جب خود جناب نے میرے اس سوال پر کہ "ہم بری طرح پھنس گئے ہیں ہمیں کیا کرنا چاہیئے" یہ تجویز کیا تھا کہ مدرسہ اپنا مسلک شائع کردے تو میں نے خود اسکا خلاف کیا تھا. چنانچہ اب تک حقیقت یہ ہے کہ مدرسہ کی طرف سے کوئی تحریر شائع نہیں ہوئی. اگرچہ مدرسہ کا جو فتویٰ رسالہ کی صورت میں شائع ہوا ہے اسپر بہ حیثیت مصنف مفتی صاحب کا نام ہے.

(۴) مولانا اعزاز علی صاحب کے فتوے میں اس کو مرزائیت سے زیادہ مضر لکھنے پر جتنی بے حد تکلیف جناب کو ہوئی اسمیں صرف میں اتنا دریافت کرنا ضرور چاہتا ہوں کہ جب مودودی صاحب نے مولانا مدنی کو "من کذب علی متعمدا" الحدیث کی زد میں لاکر جہنمی قرار دیا تھا. یا پھر جب موصوف نے مولانا کی داڑھی عمامے، جبہ وغیرہ کا استہزا کیا تھا کیا جناب کو اس وقت بھی اتنی ہی تکلیف ہوئی تھی یا اس سے کم و بیش؟ کیا مودودی صاحب سے بھی جناب نے یہ دریافت کیا تھا کہ یہ خدا ترسی کا اچھا نمونہ ہے یا نہیں.؟"

---

[۱] یہ مضمون حضرت شیخ زادمجدہٗ کی تالیف "فتنۂ مودودیت" میں وضاحت سے مل جائیگا. ملنے کا پتہ. کتب خانہ اشاعت العلوم محلہ مفتی سہارن پور.

(۵) مولانا سندھی کے انکار میں بھی مفتیوں کی زبانیں گونگی نہیں ہوئیں بلکہ ان کے خلاف بھی مفتیوں کی زبانیں تو کھلی رہیں البتہ ان کے سراہنے کا سہرا ابھی شاید ساری جماعت دیوبند میں اہل علم کی جماعت میں سے سب سے زیادہ جناب ہی کے سر ہو گا۔

اسی چیز سے ہم لوگ ڈر رہے ہیں کہ جب آدمی میں مجتہدانہ شان پیدا ہو جاتی ہے تو پھر وہ ہر نئی چیز کی طرف لپک پڑتا ہے۔

(۶) مولانا آزاد کی تفسیر کے خلاف تو دس برس سے نہ معلوم کتنے فتاوی جا چکے ہوں گے۔"

(۷) آپ کے سوال سے زائد، مولانا محمد الیاس صاحب کی تقریروں کے خلاف بھی مفتیوں کی زبانیں گونگی نہیں ہوئیں اور اب مولوی یوسف صاحب کی تقریروں پر بھی نکیر جاری ہے۔

(۸) لیکن اشتہار بازی واقعی ان میں سے کسی کے خلاف ابھی تک سہارنپور میں نہیں ہوئی جس کی وجہ یہ ہے کہ جماعتی طور پر کوئی پروپیگنڈہ نہیں ہے۔ اگر ان میں سے کسی کے خلاف جناب کو انگشتی اشتہار بازی کے نمونہ کا شوق ہے تو اس کی بہت آسان صورت یہ ہے کہ آپ پچیس، تیس نفر کی ایک جماعت ان میں سے کسی کے مسلک کے حامی یہاں بھیجدیجیے جو شہر میں اور دیہات میں اجتماعی اور انفرادی گفتگوؤں میں یہ پروپیگنڈہ کرتی رہیں کہ اسلام کی روح صرف فلاں صاحب ہی کے ارشادات میں ہے۔ اسلام کو ان کے سوا کسی نے

بھی نہیں سمجھا۔ ہم لوگ اصلی مسلمان ہیں باقی سب نسلی مسلمان ہیں۔ دین کا فہم جتنا ہم لوگوں کو ہے اتنا کسی کو بھی نہیں، فقہ کی سب کتابیں اس وقت بیکار ہیں ان کے پڑھنے پڑھانے سے آدمی بیکار ہوجاتا ہے تم لوگ یہ بخاری (شریف) کا بت کب تک بغل میں دبائے پھرو گے۔ ابو حنیفہ میں اور ہم میں کیا فرق ہے اس نے بھی اجتہاد کیا ہم بھی اجتہاد کر سکتے ہیں۔ فلاں صاحب نے بالکل صحیح لکھا اسمیں کیا تردد ہے کہ غلطی کا احتمال تو ہر حدیث میں ہے حضرت عثمان میں خلافت کی اہلیت نہیں تھی۔ وغیرہ وغیرہ" ہم غفوات کو کہاں تک گنواؤں۔ جب وہ بیس پچیس نفر کی جماعت ان ہفوات کو بکتی پھرے گی، تو چند ماہ تک آپ مکمل خاموشی دیکھیں گے، لیکن جب مظاہر علوم کا کوئی مدرس ان کا ہم نوا ہوکر ان لوگوں کے مسلک کو سراہنے لگے گا اور لوگ اس سے متاثر ہونے لگیں گے تو ایک سال بھی انشاء اللہ نہ گذرنے پائیگا کہ اشتہار بازی کا سلسلہ اس سے زیادہ زور سے شروع ہوجائیگا۔ اسمیں چاہے ابوالکلام ہو یا عبید اللہ سندھی یا کوئی اور۔

(۹) کم از کم اتنا تو جناب کو بھی خیال فرمانا چاہیئے تھا کہ یہ جماعت (مودودیت) یہاں عرصہ سے قائم ہے۔ اور مولوی ..... صاحب بھی اسمیں عرصہ سے ہیں۔ آخر اب کیا نئی بات پیش آگئی۔"

میں نے تو یہ سنا ہے کہ چونکہ اس جماعت کی صحیح تعلیم کے اثر سے زکریا کے مریدوں میں کمی آنے لگی[1] اسلئے وہی اصل مشتعل ہورہا ہے"

[1] حاشیہ ہذا صفحہ ۴۹ پر دیکھیے۔

(۱۰) سُن رہا ہوں کہ شہر میں بڑے پیمانہ پر مدرسہ کے خلاف کسی جلسہ کی طیاری ہو رہی ہے کہ یہ اکابرِ مدرسہ اپنی اپنی اولاد کی بدولت گونگے ہو رہے ہیں۔

(۱۱) جناب نے جماعت کو قریب سے نہ دیکھنے کا بھی شکوہ فرمایا۔ مولانا مودودی اور مولانا ابو اللیث صاحب کو تو بینٹنگ نہیں دیکھا۔ لیکن لٹریچر سے جو جماعت طیار ہو رہی ہے اس کو بہت قریب سے آج کل دیکھنے کی خوب نوبت آ رہی ہے۔

یہ ناکارہ آپ پر اور .... پر کامل اعتماد کرتے ہوئے لٹریچر کے بارے میں بہت ڈھیلا تھا۔ مگر ان دو ماہ میں خوب پڑھا اور پڑھنے کے بعد اب مولانا کی واپسی پر آپ دونوں سے پوچھوں گا کہ آپ نے کیا پڑھا تھا؟

فقط

محمد زکریا۔ ۲۲ رجب سنہ ۱۳۷۰ھ

(۳۶)

محترم المقام واجب الاحترام، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حاشیہ ص ۴۸: "سہارنپور کے بعض صالحین نے اس موقعہ پر یہ بات اُٹھائی تھی کہ حضرت شیخ سے وابستہ حلقہ دعوت مودودیت سے متاثر ہو کر ان کو چھوڑ بیٹھا۔ اسلئے شیخ بڑا فروختہ ہو رہے ہیں"۔ اس مکتوب میں اسی واہی خیال کی طرف اشارہ ہے۔" شاہد"

کیا مولانا ابو الاعلیٰ مودودی کے عقائد گروہِ اہلِ حق واہل سنت والجماعت کے مطابق ہیں یا نہیں؟۔
ان کی تحریر کردہ تفسیر اور کتابیں پڑھنا کیسا ہے؟" فقط۔

جواب عنایت فرمائم سلمہٗ۔ بعد سلام مسنون!
عنایت نامہ پہنچا۔ یہ ناکارہ مفتی نہیں ہے۔ نہ فتاویٰ کے جوابات لکھتا ہے۔ اس ناکارہ کے نام جو فتاویٰ آتے ہیں وہ بھی دار الافتاء میں بھیج دیتا ہے۔

مودودی صاحب اور ان کی کتابوں کے متعلق علمائے حقہ بالخصوص حضرت مدنی قدس سرہٗ کی بہت سی تالیفات شائع ہو چکی ہیں۔ یہاں تو وہ ملتی نہیں دیوبند کے کتب خانوں میں غالباً ملجائینگی۔
اس ناکارہ کی ذاتی رائے ان کی کتابوں کے متعلق یہ ہے کہ "چونکہ ان کے پڑھنے سے تقلید اور تصوف دونوں کے خلاف اثرات پڑتے ہیں۔ اسلئے جو لوگ دین سے واقف نہ ہوں اور غلط صحیح کا امتیاز نہ کر سکتے ہوں ان کو ہر گز نہ پڑھنا چاہیئے" فقط۔

حضرت شیخ محمد زکریا۔ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ۔

(۲۷)

مکارم اخلاق، زینت العلماء، رئیس الاتقیاء حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت فیوضکم۔ سلام مسنون۔ مزاج عالی۔
آج بحمد اللہ جناب عالی کا جواب موصول ہو کر راحت ہوئی۔

جناب کے اکرام اور عنایات بے پایاں کا شکریہ ادا نہیں ہوسکتا۔
آج کل یہ حال ہے کہ دل بے چین ہے تخلیہ بیحد ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے تو مدت سے طبیعت گھبراتی ہے۔ اخبارات جسمیں مغلظات ہیں ان کا تو کیا ہی ذکر۔
مودودی سے نہ آشنائی ہے نہ شکل دیکھی، نہ تقریر سنی، نہ اسکی کوئی کتاب دیکھی نہ ان سے واسطہ ہے، البتہ جماعت اسلامی کی طرف سے ہر جگہ ممبر کھڑے ہوئے تھے تمام پنجاب میں ایک ممبر کامیاب ہوا ہے۔"
اگر مودودی ہمارے اکابر حضرت گنگوہی حضرت نانوتوی وغیرہ کے خلاف ہوگا تو ہر جگہ اسکی گت بنے گی اور دال نہ گلے گی۔ پتہ نہیں سرگودھا میں کیا تقریر ہوئی۔ میں تو نہ کبھی گیا اور نہ کچھ سنا۔ اگر کچھ سنا تو عرض کردوں گا۔
اگر مودودی کا ایسا رویہ ہوا تو دیر تک اسکا رنگ، ڈھنگ نہیں رہے گا۔ چپہ چپہ پر تو دیوبندی علماء موجود ہیں۔ یہ مودودی کیا شے ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ جو گنگوہی اور نانوتوی اور ان حضرات کے نام لیوا کا مخالف ہوا اسکی دنیا بھی تباہ اور دین بھی تباہ۔ اور عارضی اگر چند یوم کے لئے اٹھا تو حق نے کچل کر رکھ دیا۔
عالی جناب حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ مظاہر علوم کے صحن میں مغرب کے بعد چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔

اس وقت حضرت اکیلے تھے اور بندہ تھا۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت خاتمہ بالخیر کی دعا مجھ گنہگار کے لئے فرمادیں۔ حضرت نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ آپ میرے لئے دعا فرمادیں میں آپ کیلئے دعا کرونگا۔

حضرت کے اس جواب سے ایسا سکون ہوا جس کا حساب نہیں۔

فقط والسلام۔"

جواب ...... اس زمانہ میں ایک مجبوری کی وجہ سے مجھے مودودی کتابیں دیکھنے کی بہت نوبت آئی۔ وہ تقلید اور تصوف کے بہت خلاف ہیں۔ اور ہمارے سارے اکابر مقلد بھی تھے اور صوفی بھی۔ اسلئے ان کی کتابوں سے قلق ہوا کہ وہ اپنی جماعت کو تقلید اور تصوف دونوں سے ہٹا دینگے۔ آپ سے بھی دعا کی درخواست ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ مسلمانوں کو دین پر زیادہ سے زیادہ مستقیم فرمائیں۔"

محمد زکریا۔ ۸ شعبان ۱۳۹۰ھ۔"

(۲۸)

مکرم محترم مخدوم و معظم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

شاید جناب والا کو معلوم ہو کہ پنجاب کے ایک شہر پٹھان کوٹ میں ایک صاحب ہیں جو ابوالاعلیٰ مودودی کے نام سے مشہور ہیں۔ انھوں نے ایک عرصہ مدید سے تصنیف و تالیف کا کام شروع کر رکھا ہے اور مسلمانوں کی اصلاح کے نام سے بہت کچھ رسائل شائع کر چکے ہیں اور ایک رسالہ ترجمان القرآن اور ایک اخبار کوثر کے ذریعہ سے اپنے خیالات

کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اور ایک خاص قسم کی تنظیم جماعت اسلامی کی شکل میں بنائی ہے اور خود اسکے امیر ہیں۔ اور امت محمدیہ کو اپنی جماعت کی طرف عام دعوت دے رہے ہیں۔

ان کے بعض رسائل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ جس طرح فقہائے متقدمین نے اپنے زمانے کے مخصوص حالات اور ماحول کے زیر اثر ہونے کی بناء پر مصالح وقت سے ایک خاص فقہی نظام مرتب کیا تھا جو ان کے زمانے کے لئے مفید تھا۔ لیکن اب حالات بالکل بدل چکے۔ اور ہندوستان میں تو مغربی تہذیب کی وجہ سے تمدن اور معیشت بالکل ہی بدل گئی۔ لوگوں میں اشتراکیت زور پکڑ رہی ہے۔ اور وہ قدیم فقہ اب قریب قریب ناممکن العمل ہو رہا ہے۔

لہٰذا علما کو چاہیئے کہ باہمی مشاورت سے ایک ایسے جدید نظام فقہی کو مرتب کریں جو زمانہ حال کے ساتھ ساتھ چل سکے۔ چنانچہ انھوں نے بطور نمونہ تعلقات زوجین کے احکام میں ترمیم کر کے ایک رسالہ بنام حقوق الزوجین شائع کیا ہے۔ اور علمائے کرام کو اس نمونہ پر احکام فقہ میں تبدیلی و ترمیم کی دعوت دی ہے۔ اور اس قسم کے خیالات ان کے رسائل میں عموماً منظم طریقہ سے شائع ہو رہے ہیں۔

اب عرض خدمت یہ ہے کہ کیا ان کا یہ نظریہ اور یہ عمل شرعاً صحیح ہے؟ اگر نہیں تو ان کے اس منظم فساد کی روک تھام کے لئے علمائے کرام نے کیا کچھ اقدام کیا ہے۔ اگر کیا ہو تو اطمینان خاطر کیلئے

ہمیں علم دیا جائے مہربانی ہوگی۔

کیا اس قسم کی تحریکات کی روک تھام میں علمائے کرام کو حصہ لینا قرین مصلحت نہیں ہے۔ اور کیا جناب والا کے علم میں کوئی ایسا صحیح اسلامی منظم لٹریچر ہے جو انگریزی تعلیم یافتہ حضرات اور عام مسلمانوں میں تبلیغ اسلام کے لئے استعمال کیا جا سکے؟ بہت بڑی مہربانی ہوگی"

فقط والسلام"

جواب | بعد سلام مسنون۔ گرامی نامہ پہنچا۔ بندہ کو اجمالاً تو اس جماعت کا حال سننے کی نوبت آتی ہے۔ تفصیلات معلوم کرنے کی نوبت نہیں آئی۔ نہ میرے پاس ترجمان القرآن آتا ہے۔ نہ کوئی دوسرا رسالہ موصوف کی تالیف سے دیکھنے کی نوبت آئی۔ البتہ یہ بات بندہ کی سمجھ سے بالاتر ہے کہ فقہ وقتی احکام کا نام ہے۔ وہ پاک قرآن اور احادیث شریفہ کے احکام کی توضیح و تفصیل ہے اور یہ دونوں چیزیں امت کے لئے آخر تک متکفل ہیں۔

البتہ یہ ضرور ہے کہ قواعد شرعیہ کے تحت میں کسی وقت کے لئے کسی حکم میں تغیر کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ اصول مستمرہ کے تحت میں آسکے۔ اور جب اصول کے تحت میں ہوگا تو وہ حقیقۃً تغیر نہیں ہوگا۔

جس طرح ان کی طرف سے تحریرات شائع ہوتی رہتی ہیں ان کے خلاف بھی تحریرات اور نقد و تبصرہ شائع ہوتا رہتا ہے۔ مجھے نہ اصل دیکھنے کی فرصت نہ رد کی۔ غالباً اس سلسلہ میں اگر آپ اس پتہ سے

مراجعت فرمائیں تو شاید مزید معلومات حاصل ہوں۔ مولانا مناظر احسن گیلانی جامعہ عثمانیہ حیدر آباد "۔

نیز یہ بات کہ کون کون سے رسائل ان کی تحریک کے خلاف شائع ہوئے وہ غالباً اس پتہ سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ مولانا عبد الماجد صاحب مدیر "صدق" دریاباد، ضلع بارہ بنکی۔

اس زمانہ میں تبلیغ کے لئے بندہ کے ناقص خیال میں نظام الدین کی تبلیغ کا سلسلہ انسب ہے۔ اسکے بارے میں مولوی محمد یوسف صاحب مدرسہ کاشف العلوم، نظام الدین دہلی سے خط و کتابت فرمائیں بندہ عدیم الفرصت ہے۔ رفع انتظار کے لئے چند سطور لکھ دیں"۔

محمد زکریا۔ ۲۳ شعبان ۱۳۶۴ھ۔ [1]

(۲۹)

حضرت مولانا المعظم شیخ الحدیث صاحب مدظلہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یہ خادم آج کل زیادہ تر تبلیغی جماعت کے ساتھ کام کرتا رہتا ہے۔ سفر بھی پیہم ہو رہے ہیں۔ مگر بعض لوگ اس کو اسراف بتلاتے ہیں۔ اور بعض علماء منہیات سے نہ روکنے پر اعتراض کر رہے ہیں۔ بعض

---

[1] ۔ یہ خط مکتوبات علمیہ جلد اول میں بھی طبع ہو چکا۔ موقعہ کی مناسبت سے یہاں بھی نقل کر دیا گیا۔ (ش)

تبلیغ کو پہلے اپنے گھر اپنے جوار اپنے شہر پر معلق کر کے خاموش ہیں۔
ان سب کو جواب دینے کے لئے آنجناب ایک عام فتویٰ شائع کروا دیں تو تحریک کو مزید قوت ملے گی۔
تجلی دیوبند نے بھی اسکو بے سیاست اور بے حکمت تحریک لکھا ہے اور مخالفت کی ہے جس کی وجہ سے بعض لوگ گمراہ ہو رہے ہیں۔ فقط۔

جواب عنایت فرمایم سلمہٗ۔ بعد سلام مسنون۔ تبلیغی مژدہ سے مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے، ترقیات سے نوازے۔ اعتراضات سے کوئی چیز آج کل بالخصوص کوئی بھی دینی چیز خالی نہیں۔ اور نہ ہی خالی ہو سکتی ہے۔ اپنے اکابر تو اسکے ساتھ ہمیشہ اسکی معاونت اور حتی الوسع عملی شرکت کرتے رہے ہیں۔
رسالہ تجلی یہاں نہیں آتا وہ تو ہمیشہ دین اور اہل دین کے خلاف لکھتا ہی رہتا ہے۔ آپ اسکی کس کس چیز کی تردید کرائیں گے۔
محمد زکریا ۲۱، رجب ۱۳۷۲ھ۔

(۳۰)

کسی صاحب نے حضرت شیخ زاد مجدہٗ سے ایک لائق صد احترام معزز ہستی کے بارے میں دریافت کیا تھا کہ کیا ان کا تعلق اب بھی جماعت اسلامی سے ہے یا نہیں؟
درج ذیل مکتوب اسی سوال کا جواب ہے۔ (مرتب)
مکرم محترم مولانا الحاج .... صاحب مدفیوضکم!

بعد سلام مسنون! آپ کے مرسلہ دو قاصد پہنچے۔ بہتر یہ تھا کہ آپ تحریر فرماتے۔ زبانی امور کا جواب تو زبانی ہی مناسب تھا۔

یہ روایت غلط ہے کہ مولانا الحاج ...... صاحب زاد مجدہٗ — مودودی ہیں۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ وہ جماعت اسلامی کے ابتدائی بانیوں میں سے تھے۔ مگر وہ اسی وقت اس سے علیحدہ بھی ہو چکے تھے۔ اتنا ضرور ہے کہ مودودیوں کی آزاد خیالی اور ان کے لٹریچر کے مجتہدات کو لوگوں کے لئے جتنا مضر ہم لوگ سمجھتے ہیں وہ اتنا مضر نہیں سمجھتے۔" فقط"

محمد زکریا۔ ۷ جمادی الثانی ۱۳۷۳ھ

(۲۱)

مدرسہ مظاہر علوم کے ایک قدیمی استاذ جماعت اسلامی کی تحریک اور دعوت سے متاثر ہو گئے تھے۔ اسپر حضرت شیخ زاد مجدہٗ نے پاکستان کے ایک جلیل القدر عالم دین حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ سابق رئیس الاساتذہ مدرسہ مظاہر علوم کی خدمت میں لکھا تھا کہ آپ اپنے اثر و رسوخ سے کام لیکر ان استاذ مدرسہ کو اپنے مسلک اور اپنے اکابر حقہ سے منسلک رہنے پر تحریضی و ترغیبی خط لکھیں۔ مولانا موصوف نے نصائح مشفقانہ سے بھر پور خط ان استاذ مدرسہ کی خدمت

میں بھیجا تھا۔ جس پر حضرت شیخ نے بطور تشکر کے یہ
مکتوب مولانا موصوف کو لکھا۔ (مرتب)

بخدمت جناب مولانا عبدالرحمن صاحب، بعد سلام مسنون۔
گرامی نامہ کارڈ پہنچا۔ اس سے بہت مسرت ہوئی کہ جناب نے
.... خط لکھدیا۔ حق تعالیٰ شانہ آپ کی برکت سے متمتع فرمائے
یہ مسئلہ ہم لوگوں کے لئے بڑا مشکل بن گیا۔ نہ تو موصوف کے اس مسلک
کو علی الاعلان اختیار کر لینے کے بعد مدرسہ میں قیام کی کوئی سبیل نظر
آتی ہے نہ ایک منٹ کے لئے بھی ان کے جدا کرنے کو طبیعت مانتی
ہے۔ وہ اس میں اس قدر تشدد برت رہے ہیں کہ ساری حقانیت
اسی میں منحصر سمجھتے ہیں۔

دعا ہی فرمائیں کہ حق تعالیٰ شانہ اپنے لطف وکرم سے موصوف کو
اپنے قدیمی مسلک پر باقی رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔
ہم لوگوں کی بالکل سمجھ میں نہیں آتا کہ جب مودودی علی الاعلان
تقلید اور تصوف کے خلاف زوروں پر ہے تو پھر اپنے مسلک کے ساتھ
کیسے جوڑ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے۔" فقط

محمد زکریا ۱۰ شعبان

(۳۲)

حضرت شیخ زاد مجدہٗ نے اپنے ایک مخلص اہل تعلق کو
(جو آج کل اپنی اقبال مندی کے طفیل سے مدینہ طیبہ میں

مقیم ہیں) درج ذیل مکتوب لکھا جس میں ان کو تنبیہ فرمائی کہ مولانا........ کی صحبت اور مجالست کی وجہ سے مودودیت سے متاثر مت ہو جانا۔" (مرتب)

.... آرہے ہیں۔ اس ذیل میں ایک خصوصی امر کی طرف تم کو خاص طور سے متنبہ کرتا ہوں کہ......... کی انتہائی خوبیوں کے باوجود اور ان کے ساتھ اس ناکارہ کو انتہائی تعلق کے باوجود مودودیت کے سلسلہ میں ان سے اپنے کو بالکل اتفاق نہیں۔ اور ہمارے حضرت اقدس (رائے پوری) کے یہاں دلداری کے زور میں ہر ایک بات کی داد ضروری ہے۔

بس مختصر "امودودی ہی کے الفاظ ہیں" یہ ذہن نشین کرلیجئے کہ جتنی ان کو ہماری تحریرات سے گھن آتی ہے اس سے زیادہ مجھے اس جماعت سے گھن آتی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان دونوں اکابر کی تقاریر اور آمین سے مجھ میں اور تم میں بعد پیدا ہو جائے۔

ماہ مبارک میں خط و کتابت مشکل ہے۔ اسلئے میں نے صاف صاف پہلے ہی لکھدیا۔ مولانا......... دونوں حضرات جتنے بھی ناراض ہوں۔ مگر اپنے کو تو اس جماعت کی گندی حرکات سے بعد بڑھتا ہی جارہا ہے۔

اہل دین کی اتنی بھی وقعت ان میں نہیں ہے جتنی ایک معمولی کلمہ گو کی ہوتی ہے۔"

محمد زکریا۔ ۱۹ شعبان ۱۳۷۳ھ

(۴۳)

دو معزز اور مکرم ہستیوں کے نام حضرت شیخ زاد مجدہٗ نے یہ مکتوب اس وقت تحریر فرمایا تھا جبکہ مولانا مسعود علی ندوی نے جماعت اسلامی کے سلسلہ میں اخبار الجمعیۃ میں ایک طویل مضمون لکھا تھا۔"

مکرمان محترمان .... مدفیوضہم. بعد سلام مسنون۔

چونکہ آپ حضرات کے یہاں اخبارات پڑھنے کا دستور نہیں ہے. اسلئے لکھنے کی ضرورت پیش آئی کہ الجمعیۃ ۲۷ اپریل کے پرچہ میں "مدرسہ الاصلاح سرائے میر اور جماعت اسلامی" کے عنوان سے مولوی مسعود علی ندوی کا مضمون ضرور ملاحظہ فرمالیں. پھر چاہیے رسالہ ...... ہیں اسپر زوردار مقالہ تردید میں لکھدیں کہ درس دافتار کے مشہور مراکز ہرگز خلاف نہیں ہیں. چند سر پھرے تنگ نظر احوال دنیا سے ناواقف خلاف ہیں.

خفا نہ ہوں اس (مضمون) کو پڑھکر مجھے دفعۃً خیال آیا کہ آپ کی نظر سے ضرور گذرنا چاہیئے. کہ احوال دنیا سے واقف بھی کچھ بھک گئے.

عریضہ کے جواب کا دونوں بزرگوں سے امید وار ہوں۔"

محمد زکریا

۱۸ر شعبان ۱۳۷۳ھ

(۳۴)

مکتوب نمبر ۳۳ کے جواب میں مولانا .... زاد مجدہٗ کا والا نامہ حضرت شیخ زاد مجدہٗ کے نام آیا۔ جسمیں انھوں نے تحریر فرمایا کہ۔

شعبان میں حضرت والا کے جس والا نامہ نے مشرف فرمایا اسکے بعض الفاظ سے (حضرت بے تکلف عرض ہے کہ) طبیعت پر یہ اثر ہوا کہ اس خاص معاملہ میں حضرت کا ہم دونوں کے متعلق کچھ ایسا انداز اور خیال ہے جو ہمارے نزدیک نہ ہونا چاہیئے۔"

اس سے طبیعت پر اثر ہوا۔ ان ہی ایام میں ایک دن خواب دیکھا کہ میں کچے گھر میں حاضر ہوں۔ سلسلۂ گفتگو میں حضرت نے فرمایا کہ جس قسم کا تعلق طلحہ اور ہارون سے ہے اسی قسم کا تم لوگوں سے ہے۔ یہ اگرچہ خواب تھا مگر الحمد للہ اس سے وہ تاثر بالکل جاتا رہا۔" (انتہیٰ ملخصاً)

اس جواب پر حضرت شیخ زاد مجدہٗ العالی نے درج ذیل مکتوب تحریر فرمایا۔" (مرتب)

...... شعبان والے خط کے سلسلہ میں اصل یہ ہے کہ آپ کا خواب بالکل صحیح ہے۔ اور جہاں تک تعلق کا درجہ ہے وہی ہے جو آپ نے دیکھا اور وہ تعلق ہی کبھی کبھی اس چیز پر ابھار دیتا ہے جو شعبان میں لکھا۔"

اصل میں اس جماعت سے اپنی وحشت میں بجائے کمی کے اضافہ ہے اور ہمارے ماحول کے لوگ کچھ ایسی حرکتیں کرتے رہتے ہیں جس سے اس بعد میں اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے۔ ایسی حالت میں اپنے سے خصوصی تعلق رکھنے والوں کے متعلق جب یہ خیال ہوتا ہے کہ ان کے اقوال و افعال سے ان لوگوں کو تقویت پہنچتی ہے۔ اور اس سے بڑھکر جب یہ خیال ہوتا ہے کہ آپ کے اس نرم معاملہ سے آپ کے متعلقین جو درحقیقت اپنے ہی متعلقین ہیں۔ آپ سے بہت آگے جائیں گے تو بعض مرتبہ قلق ہوتا ہے۔ اور انہیں کوئی بات زبانی یا تحریر میں آجاتی ہے۔

چونکہ آپ دونوں کا یہ خیال ہے کہ ہم سب تنگ نظری اور دنیا کی حالت سے بے خبری کے شکار ہیں۔ اسلئے اس وقت ایک وسیع المشرب اور دنیا کی ضروریات پر نظر رکھنے والے کی تحریر کیطرف متوجہ کر دیا تھا۔ نہ وہ مزاح تھا اور نہ آپ سے بے تعلقی۔

بے تعلقی کی صورت میں تو شاید آپ اس ناکارہ کے ذوق کا بھی اندازہ نہ کر سکتے جیسا کہ دوسرے بے تعلق لوگوں سے کہیں بھی میں ایسی گفتگو نہیں کرتا۔ صرف شدید تعلق رکھنے والوں پر ہی نزلہ گرتا ہے۔

محمد زکریا

۱۲ شوال ۱۳۸۳ھ

(۳۵)

جناب مولانا زکریا صاحب السّلام علیکم۔

آپ کے حکم کے بموجب میں نے ماہ مبارک میں آپ کو خط نہیں لکھا۔ اور بعد رمضان جیسا کہ حضور نے ارشاد فرمایا تھا۔ میں پھر زحمت دینے کی جرأت کر رہا ہوں۔ خدا کیلئے اس ناچیز گنہگار کو صحیح بات سمجھنے کا موقعہ عطا فرماویں۔ عین نوازش اور کرم ہو گا۔ خدا کرے آپ کے روزے بخیر گذر گئے ہوں، عید مبارک باد۔

پہلا سوال:۔ مولانا مودودی صاحب کیسے آدمی ہیں۔ انکی لکھی ہوئی کتابیں کیسی ہیں۔ کیا ان کا پڑھنا ایمان خراب کرنا ہے۔ کیا ایک مسلمان ان کو پڑھکر گمراہ ہو سکتا ہے۔

دوسرا سوال:۔ مولانا مودودی صاحب جماعت اسلامی ہند اور اس جماعت کے جو رکن ہیں کیا اسلام سے خارج ہیں۔ کیا وہ صحیح طور پر مسلمان نہیں ہیں۔ کیا ان کے عقائد درست نہیں ہیں۔ کیا وہ اور ان کی لکھی ہوئی کتابیں صحیح اسلام کو پیش نہیں کرتیں۔ کیا وہ تصور دین غلط پیش کرتے ہیں۔ یہ لوگ اور ان کا کام اسلامی نقطۂ نظر سے کس درجہ میں آتا ہے۔

تیسرا سوال:۔ کیا اس جماعت مذکورہ میں شامل ہونا اور اسکی نکلی ہوئی کتابیں پڑھنا ہم مسلمانوں کو صراطِ مستقیم سے ہٹا دیتا ہے۔

چوتھا سوال:۔ مرید ہونے سے کیا مراد ہے۔ آپ کیوں مرید

کرتے ہیں۔ کیا آپ کے مریدین سب ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ ایک دوسرے کی ہر طرح خبر گیری رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ کیا وہ آپس میں اس طرح ملکر رہتے ہیں جس طرح ایک خاندان کے بہت سے افراد چاہے وہ دور، دور کیوں نہ رہتے ہوں۔ یا وہ ایسا کرتے ہیں کہ ہر ماہ آپ کو کچھ رقم بھیجتے ہیں جس سے آپ اپنے غریب اور نادار مریدین کو کوئی چھوٹا موٹا کام کرانے میں مدد فرماتے رہتے ہوں۔ اگر ایسا نہیں ہے اور وہ صرف آپ کے پاس ایک مرتبہ حاضر ہو کر آپ کو اپنا پیر مان لیتے ہیں۔ اور پھر اپنے گھر لوٹ کر جو چاہے کرتے رہتے ہیں جس طرح چاہے جھوٹ، بے ایمانی، چوری، غیبت کاہلی اور سستی کی زندگی بسر کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور پختہ طور پر سمجھے ہوئے ہیں کہ ہم کیونکہ حضرت یعنی آپ کے مریدین میں سے ہیں۔ (اسلئے) ہمیں اللہ کے گھر کوئی جواب دینا نہیں ہو گا۔ اور ہمیں ہر طرح کی آزادی ہے۔ ہمارے لئے جنت مقدر کر دی گئی ہے۔

کیا یہ بات صحیح ہے کہ آپ کے جتنے بھی مرید ہیں وہ ایکدوسرے کو اس طرح جانتے ہیں جیسے لوگ اپنے سگے بھائی کو جانتے ہیں۔ انکی ایک ایسی جماعت ہو جو آپ کی رہنمائی میں بہترین تجارت کرنے والی ہو۔ اسکے لوگ ایمانداری، سچائی، محنت اور جفاکشی سے زندگی بسر کرنے والے ہوں، جماعت سے نماز ادا کرتے ہوں۔ اللہ اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکامات کی پوری طرح پابندی کرتے ہوں غیبت

سے ایسے بچتے ہوں جیسے آگ، صحیح معنی میں مسلم و مومن کی حیثیت سے موجودہ دور کے تمام علوم پر حاوی ہوں"

پانچواں سوال:۔ اگر آپ واقعی بتا سکتے ہوں تو خدا کیلئے یہ بھی ضرور بتلانے کی زحمت گوارا کریں کہ کیا ہم سرکاری ملازمین کے فنڈ میں جو سود لگتا ہے وہ ٹھیک ہے۔ اور اگر ٹھیک نہیں تو اس سے کیسے بچا جا سکتا ہے۔

آپ کا زیادہ وقت خراب ہوا۔ معافی چاہتا ہوں اور یہ اجازت چاہتا ہوں کہ آپ مجھے یہ اجازت فرما دیں کہ میں وقتاً فوقتاً آپ سے اپنی مشکلات حل کرنے کیلئے کبھی کبھی آپ کو زحمت دے لیا کروں"

فقط والسلام

جواب عنایت فرمائیم سلمہٗ۔ بعد سلام مسنون۔
آپ کا عنایت نامہ بہت ہی طویل پہنچا تھا۔ یہ ناکارہ اپنے امراض کی کثرت بالخصوص آنکھوں کی معذوری اور مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے مختصر خط و کتابت سے بھی معذور ہے چہ جائیکہ اتنی طویل تحریرات اور وہ بھی بیکار۔ اس قسم کے سوالات سے کوئی فائدہ مقصود تو ہوتا نہیں صرف تفریح اور فتنہ پروری مقصود ہوتی ہے۔
مودودی صاحب اور ان کی کتابوں کے متعلق ہم لوگوں کے خیالات بیس۲۰، پچیس۲۵ سال سے رسائل میں شائع ہیں۔ آپ کو یا جن کو ان تحریرات پر اعتماد ہو عمل کریں اور جن کو اعتماد نہ ہو ان پر کوئی جبر

ہم لوگوں کی طرف سے نہیں۔ خاصکر یہ ناکارہ تو ان لغویات سے بہت ہی یکسو رہنا چاہتا ہے۔ آپ نے بہت اچھا کیا کہ ماہِ مبارک میں خط نہیں لکھا۔ ماہِ مبارک میں تو اس ناکارہ کو ڈاک سننے کا موقعہ بھی نہیں ملتا۔

(ع ۱ و ۲ و ۳) : مودودی صاحب یا ان کی جماعت کو میں اسلام سے خارج نہیں سمجھتا۔ البتہ ان کی کتابوں کے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ جو لوگ اسلامی علوم سے واقف ہیں۔ غلط صحیح کو امتیاز کر سکتے ہیں ان کے پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور جو لوگ اس درجہ کے نہیں ہیں ان کو نہیں پڑھنا چاہیئے۔ اسلیئے کہ اس ناکارہ کو ۱۳۷۴ھ میں بعض مجبوریوں کی وجہ سے ان کی اور ان کی جماعت کی تقریباً ایک ہزار سے زائد کتابیں رسائل وغیرہ پڑھنے کی نوبت آئی۔ ان کی کتابوں کا عام تاثر ائمہ فقہ اور ائمہ تصوف سے بے اعتقادی ہے اور ان کے کلاموں میں بے دھڑک تنقید کا دروازہ کھلتا ہے۔

تنقید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشادات کے علاوہ ہر شخص کے قول پر کی جا سکتی ہے۔ مگر اس پر تنقید کرنے والے کی صلاحیت، حیثیت شرطاً ضروری ہے۔ ہمارے حضرت گنگوہی قدس سرہٗ نے درس حدیث میں اپنے علوِ شان اور کمال محدثیت کے باوجود ایک تقریر فرمائی تھی جس پر کسی شاگرد نے جوش میں آکر یہ

کہدیا کہ حضرت! امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر اس تقریر کو سنتے تو اپنے قول سے رجوع کر لیتے، سنا ہے کہ حضرت قطب عالم بگڑ گئے اور فرمایا توبہ، توبہ حضرت امام اگر تشریف فرما ہوتے تو میرا یہ طالب علمانہ شبہ ہوتا اور حضرت امام اس کا جواب دیتے، اب اس وقت ہر دو امامین امام ابو حنیفہ، امام شافعی میں سے کوئی موجود نہیں ہے، ان کے اقوال ہم لوگوں کے سامنے ہیں اور اپنے علم کے موافق ترجیح دیتے ہیں۔ ہم لوگوں کو بھی کتب حدیث میں دوسروں کے اقوال پر کلام کرنا ہوتا ہے، محدثین کے اقوال پر کلام کرنا ہوتا ہے۔ لیکن اس ناکارہ کا معمول ہمیشہ درس حدیث میں بھی یہ رہا کہ بار بار اس پر تنبیہ کرتا رہتا تھا کہ میری ان تقاریر کی وجہ سے ائمہ حدیث یا ائمہ فقہ میں سے کسی کی شان میں بھی کسی شخص نے کوئی گستاخانہ لفظ کہا بلکہ دل میں بھی جگہ دی تو اسکا سخت ترین نقصان بھگتنا پڑیگا۔ حضرت قطب عالم قدس سرہٗ کا یہ مقولہ بھی حدیث پاک کے اسباق میں سنایا کرتا تھا۔

(۴) مرید ہونے یا کرنے سے مقصد سابقہ گناہوں سے توبہ اور آئندہ کیلئے اتباع شریعت اور گناہوں سے پرہیز کا عہد ہوتا ہے۔ جو شخص اس عہد پر جتنا عمل کرتا ہے، کامیاب ہوتا ہے جو بدعہدی کرتا ہے اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔

اس ناکارہ سے بیعت کا تعلق رکھنے والے ایکدوسرے کو جانتے

بھی نہیں۔ نہ میرے پاس کوئی رجسٹر ایسا ہے جسمیں ان لوگوں کے
نام درج کئے جاتے ہوں۔ اسلام کا تعلق سب سے زیادہ قوی ہے۔
کیا مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔
ایک کنبہ کی طرح رہتے ہیں۔ اور کیا ان کی اس ناپاک حرکت سے اسلام
پر کوئی حرف آتا ہے۔

اس ناکارہ کا کوئی ٹیکس مریدوں کے اوپر نہیں ہے۔ جو لوگ
یہ سمجھتے ہیں کہ ہم فلاں کے مرید ہو گئے ہیں ہمیں اللہ کے یہاں
کوئی جواب دہی نہیں کرنی ہے وہ نہایت گمراہی پر ہیں۔ مرید ہونے
کی حقیقت تو میں اوپر لکھوا چکا ہوں جو اس پر عمل کرے وہ کامیاب
ہے جو عمل نہ کرے اپنا ہی نقصان کریگا۔ میرے سے تعلق رکھنے
والے لوگوں میں تاجروں کی کوئی جماعت ایسی نہیں جن کی مریدی
کی وجہ سے تعلقات میں قوت پیدا ہو۔ آپ نے جو صفات مریدین کی
لکھی ہیں وہ تو اس ناکارہ میں بھی نہیں۔ کہ اللہ اور اس کے پاک
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پوری پابندی تو اس سیہ کار
سے خود بھی نہیں ہو سکتی۔ دوسروں کو کیا الزام دے سکتا ہوں۔
البتہ تمنا خواہش اور کوشش ضرور ہے کہ سید الکونین صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا سچا اتباع اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے نصیب فرمادے
تو زہے کرم کیا ہے۔

(۵) سرکاری سود کا مسئلہ کسی مفتی سے پوچھیں۔ یہ ناکارہ

فتاوی کے جوابات نہیں لکھا کرتا ان کو ہمیشہ مفتیوں سے تحقیق کیا کریں۔"

یہ ناکارہ اپنے امراض کی کثرت کی وجہ سے خطوکتابت سے بھی بالکل معذور ہے۔" فقط والسلام۔

محمد زکریا۔ ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ

(۳۶)

مکرمی ومحترمی زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کیا بالاتفاق مولانا ابوالاعلیٰ مودودی پر کفر کا فتویٰ دیا جاچکا ہے۔ اور ان کی تمام تصانیف کا مطالعہ ممنوع قرار دیا جاچکا۔ یا بعض تصانیف کو۔ یہاں ہندوستان میں جو تحریک جماعت اسلامی کے نام سے چل رہی ہے۔ اسکو مولانا ابواللیث امیر جماعت اسلامی ہند کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ سنا ہے کہ اس جماعت کا تعلق مولانا ابوالاعلیٰ مودودی سے ہے۔ لہٰذا از روئے شرع شریف مولانا مودودی کے متعلق اور ان کی تصانیف کی بابت اور جماعت اسلامی کے متعلق اور اس جماعت کی تصانیف کی بابت ہر بحث سے مطلع فرمائیے۔"

جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والوں سے کیا برتاؤ رکھا جائے اور ان کو مسلمان سمجھا جائے یا نہیں۔"

فقط والسلام

جواب عنایت فرمائیم سلمہٗ۔ بعد سلام مسنون۔
گرامی نامہ پہنچا جس کو پڑھکر بڑی حیرت ہوئی کہ آپ اسقدر قریب ہوتے ہوئے بھی مودودی جماعت کے متعلق ہم لوگوں کے نظریہ سے اتنے بے خبر ہیں۔ حالانکہ تقریباً ڈیڑھ سال سے اشتہارات، رسائل، اخبارات میں مفتیان دارالعلوم دیوبند، مظاہر علوم سہارن پور وخانقاہ اشرفیہ تھانہ بھون کے فتاویٰ کثرت سے شائع ہو چکے ہیں۔ یہ تو آپ کو غلط بتلایا گیا کہ ان حضرات کیطرف سے مودودی صاحب پر کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے۔ اس چیز کو خود مودودی جماعت اپنی ناعاقبت اندیشی سے ان حضرات کی طرف اپنی تحریروں اور تقریروں میں منسوب کرتی ہے۔

ہاں یہ ضروری ہے کہ ان سب حضرات کے نزدیک مودودی جماعت کی تصانیف دیکھنے سے ایسے لوگوں کو انتہائی احتراز کرنا چاہیے جو مسائل سے ناواقف اور مذہب میں پختہ نہ ہوں۔ اسلئے کہ ان کی تصانیف میں بہت سے مضامین گمراہ کر دینے والے ہیں۔ جو شخص صحیح اور غلط کو ممتاز نہ کر سکتا ہو وہ غلط کو صحیح سمجھ کر گمراہی میں مبتلا ہو جائے گا۔

اس سلسلہ میں اگر مزید معلوم فرمانا چاہیں تو کتب خانہ اعزازیہ دارالعلوم دیوبند ضلع سہارن پور سے وہ رسائل منگالیں جو اس سلسلہ میں شائع ہوئے ہیں۔ یہاں بازار میں صرف مظاہر علوم کا

فتویٰ ملتا ہے جو آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ اس کی قیمت بندہ نے دیدی ہے۔ اسکے بھیجنے کی فکر نہ کریں۔ اور بھی کوئی رسالہ ملیگا تو اس کے ہمراہ بھیجدونگا۔“ [۱]

محمد زکریا

۳، ذیقعدہ ۱۳۷۱ھ

(۳۷)

مخدومی حضرت مولانا شیخ الحدیث صاحب دام ظلہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔

مولوی سیاح الدین مدرس جامع مسجد نے آنجناب کی خدمت میں بھی ایک طویل خط لکھا تھا۔ جسمیں مودودی کی صفائی کی تھی نیز مودودی صاحب کو بھی ایک طویل خط لکھا تھا جو ترجمان القرآن مارچ، اپریل، مئی میں طبع ہوا ہے۔ اسمیں مودودی کو اکسایا ہے کہ سہارنپور، دہلی، تھانہ بھون کے فتاویٰ کا جواب دو اور مدافعت کرو۔

مودودی کا جواب شائع ہوگیا، قاری سعید احمد صاحب

---

[۱] مکتوب نمبر ۳۵، ونمبر ۳۶ مکتوبات شیخ جلد دوم میں طبع ہوچکے ہیں مضمون کی مناسبت سے ان کو بھی اس مجموعہ میں شامل کر دیا گیا۔ (مرتب)

اور دیگر دیوبندی، تھانوی، دہلوی حضرات کو بددیانت، دنائت والے، بہتان طراز، جھوٹ کا ہتھیار استعمال کرنے والے، وغیرہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔

ایک بات یہ دریافت طلب ہے کہ کیا مولانا ——— صاحب کے مدرسہ سے اخراج میں حضرت رائے پوری بھی متفق تھے۔

آنجناب دعا بھی فرمائیں اور حضرت اقدس رائے پوری کی خدمت میں بھی عرض کردیں کہ ان حضرات کے عمل سے عوام وخواص گمراہی کی طرف جارہے ہیں!! فقط

محمد عفا اللہ عنہ لائل پوری۔

جواب .... مولوی سیاج الدین کا خط بھی آیا تھا۔ اور ترجمان بھی دیکھا۔ جو اشتہارات یا رسائل اس سلسلہ میں طبع ہوا کریں ایک ایک نسخہ ضرور ارسال کردیا کریں۔

اہل مدرسہ تو مولانا مرحوم کی علیحدگی کئی ماہ پہلے تجویز کرچکے تھے مگر وہ حضرت اقدس کے سفر کیوجہ سے رکی رہی۔ کیونکہ مسئلہ اہم تھا جسمیں حضرت کی رائے بھی ضروری تھی۔ چنانچہ حضرت کی سفر سے واپسی پر سرپرستان میں سب سے پہلی منظوری خود حضرت اقدس ہی کی تھی۔ مگر اب تو مولانا مرحوم کا انتقال ہی ہوگیا۔ اور وہ قصہ ہی ختم ہوگیا!

فقط

محمد زکریا۔ ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ

(۲۸)

بحضرت محترم الاکرم، زید مجدکم۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
مجھے بعض احباب سے معلوم ہوا کہ حضرات سہارنپور مودودیت اور اس کے لٹریچر کے مطالعہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ میرا بہت عرصہ سے دل چاہتا تھا کہ ایسا ہو۔ فتنہ ہے کہ بڑھ رہا ہے اور اپنے حضرات اعتنا نہیں فرما رہے ہیں، بارے الحمدللہ اب توقع ہو گئی ہے۔
چونکہ میں دیر تک اس (جماعت کے) لٹریچر سے دلچسپی لیتا رہا۔ کھٹک جب محسوس ہوئی تو یکسو ہوا۔ اسلئے فی الجملہ حسب احساس وفہم بعض منکرات مشخص ہوئے۔
ایک صاحب نے پاکستان سے مجھے لکھا کہ آپ دیر تک جماعت سے دلچسپی لیتے رہے۔ اب اپنے تاثرات لکھیے۔ اس پر میں نے کچھ اظہار خیال کیا ہے۔ اس خط کی نقل ارسال خدمت کر رہا ہوں۔ ممکن ہے خاص پہلوؤں پر اس تحریر کی نشاندہی مفید ہو۔ اور تحقیق میں معین ہو۔
زیادہ کیا عرض کروں۔ حد ادب والسلام۔　عبدالرشید محمود۔ از گنگوہ

لہ۔ یہ خط مکتوبات ثلاثہ میں طبع ہو چکا ہے۔

جواب مکرم محترم مدفیوضکم، بعد سلام مسنون۔
گرامی نامہ موجب عزت ومنت ہوا۔ یہ صحیح ہے کہ مولانا کی شفقت نے اہل مدرسہ کو مودودی کتب کے دیکھنے پر مجبور کردیا۔ اور اس ناکارہ کو بھی اپنی انتہائی مشغولی کے باوجود بہت سا حرج کرنا پڑا۔"

آپ کا مفصل مکتوب مودودی کی تحریک کے متعلق تقریباً ایک ماہ ہوا بہت غور سے پڑھ چکا تھا۔ اگر میں نے ان کے رسائل نہ پڑھے ہوتے تو میں یقیناً اس کو بہت معتدل اور منصفانہ کہتا۔ مگر اب میں اس کو اعتدال سے زیادہ نرم سمجھ رہا ہوں۔ اب میں وہاں نہیں ہوں جہاں چار ماہ قبل تھا۔

گرامی نامہ جب دیکھا تھا اس وقت بھی خیال ہوا تھا کہ چند حوالوں کے متعلق مراجعت کروں۔ پھر خیال ہوا کہ جب ضرورت ہوگی دیکھا جائے گا۔ جناب نے اسمیں ان کے اقوال کے حوالہ جات متعین نہیں فرمائے۔ کہیں کہیں حوالہ دیا ہے۔

ابھی تک مطلقاً مقابلہ بازی اور اشتہار بازی سے رکنے اور روکنے کی کوشش ہے۔ اگرچہ دن بدن اسمیں مشکلات پیش آرہی ہیں کہ عوام میں کسی چیز کے پہنچنے کے بعد اسپر کنٹرول مشکل ہے۔

مولانا کا تعلق (مودودیت کے ساتھ) کئی سال سے ہم لوگوں کے علم میں تھا۔ مگر اب شہر کے عوام میں پہنچکر مولانا سے زیادہ ہم لوگوں

کے لئے مشکلات کا سبب بن رہا ہے۔
یہ شاہ ابوسعیدؒ کے مزار پر حاضری پر تنقید کرنے والے کون بزرگ ہیں؛ فقط۔

محمد زکریا کاندھلوی، ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ۔

(۳۱۹)

مخدومی المکرم حضرت شیخ الحدیث صاحب دام مجدہٗ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مولانا...... کے متعلق سخت افسوس ہے جن کے اذہان میں غلو کی وجہ سے بدیہیات بھی نہیں آتے ان کو کسی کے کہنے سننے سے کیا فائدہ؟ اتنا تو وہ خوب سمجھتے ہونگے کہ مودودی کوئی ولی نہیں، باقاعدہ عالم نہیں۔ زیادہ متقی پرہیزگار بھی نہیں۔ اور لیڈروں جیسے ایک لیڈر ہیں۔ اس کی وجہ سے اپنے بزرگوں کا دامن اور تعلیمات کا چھوڑنا کہاں تک عقلمندی ہے۔ میرے نزدیک تو یہ اجلی البدیہیات

لہ۔ حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی نور اللہ مرقدہٗ کے بارے میں مودودی جماعت سے متعلق ایک صاحب نے ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے جو ان کے مزار پر جارہے تھے یہ کہا تھا کہ کہاں جارہے ہو ایک سنیاسی ہے جو پتھر دل میں پڑا ہے۔ مکتوب میں اسی تنقید کے متعلق سوال ہے۔ قطبِ عالم حضرت اقدس گنگوہی نور اللہ مرقدہٗ کے پوتے مولانا الحاج حکیم عبدالرشید محمود گنگوہی نے اپنی تالیف مکتوبات ثلاثہ میں صفحہ تیرہ پر تحریر فرمایا ہے کہ: "یہ الفاظ میں نے براہِ راست کہنے والے سے خود سنے ہیں۔" شاہد غفرلہٗ۔

میں سے ہے۔ خصوصاً جب کہ ان کی تحریر میں خلاف سنت واجماع بہت سی باتیں ایسی موجود ہیں جو یقیناً قابل نکیر ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ ان کے ان خیالات فاسدہ کو ظاہر فرما کر مسلمانوں کو متنبہ فرما دیا۔ دیوبند کے مفصل فتوی کا بھی انتظار ہے۔

جناب والا کے حسب ارشاد میں نے موصوف[1] کو خط لکھ دیا ہے

---

[1]۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحبؒ نے جو خط موصوف کو لکھا ہے اسکی نقل یہ ہے۔ یہی وہ مکتوب ہے جس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے حضرت شیخ زاد مجدہٗ نے مکتوب نمبر ۱۳۱ تحریر فرمایا تھا!!

بخدمت گرامی مکرمی جناب مولانا —— زاد مجدکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

الحمدللہ بندہ خیریت سے ہے۔ خدا کرے آپ حضرات بھی بعافیت ہوں۔ اس وقت ایک خاص ضرورت سے یہ عریضہ لکھ رہا ہوں۔ وہ یہ کہ سہارنپور کے خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ آپ مع چند رفقاء کے مودودی صاحب کے طرز و طریق پر ان کی زیر نگرانی تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ تبلیغ کا کام ہر زمانہ اور ہر دور میں شریعت کی نظروں میں بہت ہی زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ خصوصاً اس فتن کے زمانہ میں۔

اور آپ کی تبلیغ واشاعت سے وقتاً فوقتاً فائدہ پہنچتا رہا ہے اور

(بقیہ حاشیہ صفحہ پر)

آئندہ بھی خدا تعالیٰ کی ذات بابرکات سے توقع ہے کہ آپ کی ذات والاصفات سے امت کو مزید بر مزید فائدہ پہنچیگا۔ انشاء اللہ۔

مگر چونکہ جناب کا تعلق اور خصوصی نسبت تھانہ بھون سے ہے۔ اور حضرت تھانوی رح کا جناب سے خصوصی عنایات کا تعلق تھا۔ اور آپ ہمیشہ سے حضرت رح کے معتقد اور مداح رہے اور ان ہی کے طرز وطریق کی تبلیغ واشاعت کیا کرتے تھے۔ ایسی صورت میں حسب ارشاد دع مایریبک الی ما لا یریبک وہی قدیم طریق تبلیغ کا (جو ہر طرح سے مفید اور مؤثر ثابت ہوا) بحال رکھنا اور معمول بنانا زیادہ مناسب اور موجب برکات معلوم ہوتا ہے۔

ہمارے حضرات نے خصوصاً حضرت تھانوی رح نے اس طریق کو جاری رکھا اور مخلوق خدا کو جو اس سے نفع پہنچا اسکے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

احقر کے خیال میں ایسے طرز کو اختیار کرنا جو موجودہ صلحاء خصوصاً اپنی جماعت کے بزرگوں کی نگاہ میں خواہ مخواہ کے لئے کھٹکے۔ آپ جیسے حضرات کیلئے مناسب نہیں۔ خصوصاً جبکہ حضرت رح کے طرز کے بھی خلاف ہو۔ حضرت رائپوری سلمہ، حضرت مدنی سلمہ، حضرت ناظم صاحب سلمہ۔ یہ سب اکابر اور اکابر کے دیکھنے والے خدا کے فضل سے موجود ہیں جن کی للہیت اور جامعیت میں کوئی شبہ نہیں انھی کے مشورہ سے اگر کوئی طریق تبلیغ کا اختیار کیا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔

اور اسمیں زیادہ برکتوں کی توقع ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور جناب کو صلاح وفلاح دارین وحسن خاتمہ سے نوازے۔ اور ہمیشہ اپنی مرضیات میں مشغول رکھے۔ آپ بھی مجھ ناکارہ کو دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ چند روز سے یہ چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ

(بقیہ ص ۷۸)

اللہ تعالیٰ نافع فرمائے وہی مقلب القلوب ہے۔

بندہ عبد الرحمٰن کاملپوری، ۲۰ رجب ۱۳۷۷ھ
دار العلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہ یار، پاکستان۔

(۴۰)

حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری نے اپنے ایک عزیز کو جو مدرسہ مظاہر علوم میں تعلیم حاصل کر رہے تھے تحریر فرمایا تھا کہ جماعت اسلامی کے متعلق حضرت شیخ کا جو ذاتی خیال ہو اس کو تم خود ہی موصوف سے دریافت کرکے مجھے مطلع کرو۔ اور باقاعدہ ان کی تحریر پر دستخط ہوں جسمیں یہ تصریح ہو کہ یہ جماعت گمراہ ہے اور اسکا لٹریچر غلط ذہن بناتا ہے۔

نیز شاہ صاحب نے یہ بھی تحریر فرمایا تھا کہ حضرت شیخ نے مودودی جماعت کی تردید میں جو کتاب لکھی ہے اسکا مسودہ ہمارے پاس بھیجدیا جائے۔ میں بڑے

بقیہ حاشیہ صفحہ ” “ لکھنے کو چاہتا تھا اسلئے عرض کر دیا ہے۔ امید ہے کہ اس طویل سمع خراشی کو معاف فرمایا جائے گا۔“

بندہ عبد الرحمٰن غفرلہ کاملپوری
از دار العلوم ٹنڈو الہ یار ۴ شعبان ۱۳۷۷ھ

اہتمام سے اسکو طبع کراؤنگا۔

یاد رہے کہ یہ مسودہ وہی ہے جو ابھی حال ہی میں ـ "فتنۂ مودودیت کے نام سے پہلی مرتبہ کتب خانہ اشاعت العلوم سے طبع ہو چکا" اسپر حضرت شیخ نے یہ مکتوب تحریر فرمایا۔ (مرتب)"

مکرم محترم مدفیوضکم۔ بعد سلام مسنون۔

گرامی نامہ مولوی اقبال سلمہ کی معرفت پہنچا۔ جسمیں اس ناکارہ کا خیال مودودی جماعت اور اس کے لٹریچر کے متعلق دریافت فرمایا گیا۔ اس سے تعجب ہوا۔ اس ناکارہ کا مخالف ہونا تو ہندوستان اور پاکستان میں اظہر من الشمس ہے۔ مودودی اور غیر مودودی اخبارات و رسائل میں وہ متفقہ فیصلہ جو اکابر علمائے جمعیۃ اور اکابر علمائے دارالعلوم دیوبند و مظاہر علوم سہارنپور کا تھا۔ جو سب سے اول اخبار الجمعیۃ مورخہ چار اگست ۱۹۵۱ء میں اور پھر مکرر سنڈے ایڈیشن مورخہ چھ اگست ۱۹۵۱ء میں شائع ہوا تھا اور پھر مودودی رسائل و اخبارات میں اعتراضات کے لئے کثرت سے شائع ہوا۔

اسپر اس ناکارہ کے بھی دستخط ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں کہ!

مودودی جماعت اور جماعت کے لٹریچر سے عام لوگوں پر یہ اثرات مرتب ہوتے ہیں کہ ائمۂ ہدایت کے اتباع سے آزادی اور بے تعلقی پیدا ہو جاتی ہے جو عوام کیلئے

مہلک اور گمراہی کا باعث ہے۔

وغیرہ وغیرہ۔ اسکے بعد اس ناکارہ کے خیالات میں کچھ شدت ہی بڑھی کمی نہیں ہوئی۔

جو حضرات اسکو معمولی چیز سمجھتے ہیں ان کو غالبًا جماعت کے افراد سے اختلاط کی نوبت نہیں آئی۔ جس سے ان کو مضرتوں کا اندازہ ہو۔ بہر حال یہ ناکارہ اس جماعت میں شرکت یا ان کے لٹریچر کے پڑھنے کو مسلمانوں کے لئے انتہائی مضر سمجھتا ہے۔

مکرر آنکہ جس مضمون کا مطالبہ فرمایا گیا ہے وہ کوئی مضمون نہیں ہے۔ ایک نجی خط تھا جو رجب ۱۳۷۰ھ میں ایک صاحب کو لکھا تھا وہ نجی خط ہونے کی وجہ سے نہ اشاعت کے قابل ہے۔ نہ اشاعت کی نیت سے لکھا تھا۔ اسلئے باوجود احباب کے اصرار کے شائع نہیں کیا گیا نہ وہ اس قابل ہے اسلئے اس سے معذوری ہے۔"

زکریا، مظاہر علوم

۱۶ / ذی الحجہ ۱۳۷۶ھ"